# فیصل آباد کا تاریخی و ادبی منظر نامہ

# شمائلہ رانا،پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

# ڈاکٹر رخسانہ بی بی،اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

**ABSTRACT:**

When the political awaking and political movement started in Faisalabad, poets also took part in these political awaking and political movements. Revolutionary and liberation movements format the basis of action. The development and promotion of Urdu reduces the dominance of Persian with the development of journalisms, knowledge and literature got a great boost. After the partition of India, for many years, Punjabi and Urdu poetry reading were organized in a grand different style at Dhobi Ghat ground. The famous literary organization of Faisalabad was Punjabi Bazm Khalaq and Punjabi Bazmadab etc which used to hold poetry readings.

**Keywords:** Political Awaking, Revolutionary, Journalism, Partition of India, Different Style, Famous, Poetry Reading.

**کلیدی الفاظ:** سیاسی بیداری، سیاسی تحریکیں، انقلابی، صحافت، تقسیم ہند، منفرد انداز، مشہور، مشاعرے۔

**تعارف:**

فیصل آباد کا علاقہ ’’ساندل بار‘‘ کے نام سے مشہور تھا۔ آج سے کم از کم ایک سو بیس سال پہلے یہ علاقہ جنگلوں پر پھیلا ہوا تھا۔لائل پور کا قیام ۱۸۷۷ء میں عمل میں آیا۔ ساندل بار کا علاقہ چناب کالونی کہلاتا ہے۔ یہ شہر ملوں کا شہر ہے۔ اس سے کئی ملک استفادہ کرتے ہیں۔ اس میں زرعی یونیورسٹی دنیا کی سب سے بڑی یونی ورسٹی قائم ہے۔ ۱۸۹۴ء میں لائل پور کو تحصیل کا درجہ دیا گیا اور جھنگ کا حصہ بنایا گیا۔ ۱۹۰۴ء میں لائل پور کو ضلع کا درجہ دیا گیا۔اس شہر کی آبادی ۱۹۰۴ء میں ۴ ہزار سے بڑھ گئی۔ ۱۹۰۳ء میں ایگری کلچرل کالج بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ۱۹۰۴ء میں لائل پور سمندری، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ایک تحصیل جڑانوالہ شامل کی گئی۔۱۹۰۴ء کی دوسری دہائی میں فیصل آباد کو ضلعی ہیڈکوارٹر کا درجہ دینے کا اعلان کر دیا گیا۔ ۱۹۰۰ء میں ضلع کچہری کے آغاز سے شہریوں کی نظام زندگی میں تبدیلیاں آنا شروع ہو گئی۔ اسے پاکستان کا مانچسٹر کہلانے کا فخر بھی حاصل ہے۔انسان ایک معاشرتی حیوان ہےوہ مل جل کر رہنا پسند کرتا ہے، وہ تنہائی سے ڈرتا ہے۔اسی لئے وہ دیہات، آبادیاں اور شہروں میں اپنا گھر بناتا ہے تاکہ معاشرہ میں زندگی گزار سکے۔ہم جب کسی شہر،ملک،مذہب یا کھنڈرات کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں توہم حیات وکائنات کے دلکش مناظر میں کھو جاتے ہیں۔اور تاریخ ہمارے مذہب یا شہر کی ہو توزاویہ نگاہ کی حیرت اور سوچ کی سطحیں اور تیز ہو جاتی ہیں۔معاشرے سے مراد لوگوں کا ایک ساتھ مل جل کر رہنا اور لوگوں کے ساتھ مل جل کر اپنے مسائل کو حل کرنا ہے۔انسا ن اپنی خواہشات،ضروریات،ماحول اور طبیعت کی وجہ سے معاشرہ کی تشکیل پر مجبور ہوا۔انسان نے اپنی ضروریات کو معاشرے کے دوسرےلوگوں کے ساتھ مل جل کرخوش اسلوبی اور خوش اخلاقی سے پورا کیا۔سب سے پہلا معاشرہ،حضرت آدم ؑ کےزمانے میں وجود میں آیا۔اس کے بعد کئی معاشرے وجود میں آئے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس معاشرے میں بہت سی تبدیلیاں آئیں۔معاشرے کا مقصد ہی دوسرے لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنا ہے۔اسلامی معاشرے کی تشکیل کےلئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث فرمایا۔اسلامی معاشرے کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے۔اسلام لوگوں کو مل جل رہنے ،آپس میں اچھا برتاؤ کرنے کا اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا درس دیتا ہے۔اسلام کے نزدیک روئے زمین کے کل انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔جو شخص کلمہ پڑھ توحید ورسالت کا اقرار کر لیتا ہےوہ اسلامی معاشرے کا ایک رکن بن جا تا ہے۔اور اس پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اسلامی طرز معاشرت کے مطابق زندگی بسرکرے۔

#### تاریخ

اشرف اشعری فیصل آباد کی تاریخ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

"فیصل آبادکوئی بہت ہی تاریخی شہرکی حیثیت نہیں رکھتا مگر اس کے گوشے اتنے تاریک بھی دکھائی نہیں دیتے ہیں اس خطے کے تاریخی کردارمرزا صاحباں،بھگت سنگور،احمد خان کھرل،رنگو جٹ اور کیپٹن سرور شہید اس شہر کے اوراقِ تاریخ کے ماتھے پرجھومر کی طرح نمایاں نظر آتے ہیں۔جن کی داستانیں آج بھی ساندل بار کے اس پورےخطے میں گونجتی ہیں"[[1]](#endnote-1)

جس جگہ پر آج فیصل آبادموجود ہے یہ تاریخ کی کتب میں ساندل بار،ساندل دھرتی اورساندل بارکےنام سے مشہورتھی۔جب اکبراعظم کے دورمیں کچھ لوگوں نے بغاوت شروع کی تو اکبر اعظم نےان کاقلع قمع کرنا شروع کر دیا۔باغی اکبر اعظم کا مقابلہ نہ کر سکے اور مختلف جنگلوں اور ویرانوں میں چھپ کر زندگی گزارنے لگے۔کچھ باغی اس علاقے میں بھی آگئے اور یہاں آباد ہوگئے۔کہا جاتا ہے کہ ان باغیوں کےسردار کا نام ساندل تھا۔جس کی وجہ سےیہ علاقہ تاریخ میں ساندل بارکے نام سےمشہورہوگیا۔ان کا پیشہ چوری کرنا اورلوگوں کو لوٹنا تھا۔اشرف اشعری اس حوالےلکھتے ہیں کہ :

"اسکندراعظم سے لےکرمغل حکمرانی تک ہندوستان میں کئی انقلاب آئے اور مٹ گئے۔ہندوستان کی تاریخ میں کئی نئےباب کھلتے رہے۔اکبر اعظم کے دورمیں کئی معرکے اور جنگیں ہوئیں کئی قبیلے اکبر اعظم کی مار کھا کر جنگلوں کی طرف بھاگےایک روایت کے مطابق ساندل بار کی دھرتی میں ان بھاگے ہوئے لوگوں نے ڈیرے لگالئے۔یہ لوگ چور بن کر زندگیگزارنے پرمجبورہوگئے۔ساندل ان کا سردار تھا۔جس کے نام کے ساتھ مختلف روایات چلی آرہی ہیں۔یہ لوگ جہاں رہتےتھےاسے ‘‘جھوک’’ یا ‘‘راہنیہ’’ کہتے ہیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ ساندل ار آریہ قوم کا مسکن تھا"[[2]](#endnote-2)

بار کے لفظی معنی جنگل ،اجاڑ، بیابان کے ہیں۔بار سطح مرتفع کو کہتے ہیں جہاں دریائی پانیوں کی رسائی ممکن نہ تھی، بار کہلائی جیسے راوی اور چناب کے دوآبے کو ساندل بار کہتے ہیں یعنی بار کی اصطلاح بلندی کی دلالت کرتی ہے۔ایک اور دلیل کے مطابق بار لفظ بارانی سے ہے۔بہر کیف مطلب یہ ہے کہ بار جنگل،اجاڑ یا بیابان کو کہتے ہیں۔

1. ساندل بار ۔ راوی اور چناب کے دو آبے کو ساندل بار کہتے ہیں جس میں کچھ حصہ گوجرانوالہ کا ہے۔شیخوپورہ، ننکانہ، جڑانوالہ ، تاندلیانوالہ ،فیصل آباد ،حافظ آباد ،چنیوٹ ،سمندری ،گوجرہ ،ٹوبہ اور رجانہ کا علاقہ شامل ہیں۔
2. نیلی بار۔اس کی حدود میں ساہیوال ،پاکپتن،کمیر،عارف والا اور ملتان کا کچھ حصہ شامل ہے۔
3. گنجی بار۔بورا،وہاڑی،خانیوال،میانوالی اورمظفرگڑھ کے کچھ علاقےاس میں شامل ہیں۔
4. گوندل بار۔سرگودھا،جھنگ،منڈی بہاؤالدین اور کچھ حصہ میانوالی کا شامل ہے۔

وقت کےساتھ ساتھ مذکورہ چارباروں کے علاوہ کچھ ذیلی باریں بھی وجود میں آ ئیں جیسے راوی بار،بیاس بار،خزانے دی باراور کرانہ باروغیرہ۔ان سب سے زیادہ مقبولیت ساندل بارکو ملی۔ساندل بار کے ہیرو یامزاحمت کار لوگوں نے اس کا نام روشن کیا۔ساندل بار نے بہت سی مشہور شخصیات اور مشاہیر پیدا کیئےہیں۔[[3]](#endnote-3)

۱۸۸۵ءمیں جب جھنگ کے ڈپٹی کمشنر ساندل بار کے علاقے کا دورہ کرنے آئے تو اس کے ماتحتوں نے انہیں یہاں شہربسانے کی تجویزدی۔ڈپٹی کمشنر کیپٹن بیکے نے اس تجویزکو پسند کیااور یہاںشہربسانے کاحکم دیا۔جھنگ کے ڈپٹی کمشنر کیپٹن بیکے کے حکم نامےکے مطابق تقریبا ایک سو دس ایکڑ رقبے پر شہر بسانے کی تیاری ہونے لگی۔اور اس شہر کی منصوبہ بندی کی ذمہ داری سر گنگا رام اور کیپٹن پونم ہنگ کے سپرد کر دی گئی۔۱۵جولائی ۱۸۹۰ء کو لائل پورکونویفسائیڈ ایریا کمیٹی قرار دے دیا گیا۔۱۹۰۴ءسے پہلے لائل پور ضلع جنگ کی تحصیل چنیوٹ کا ایک قصبہ تھا۔اشرف اشعری اس شہر کے قیام اور وجہ تسمیہ کے متعلق یوں رقم طراز ہیں:

"لائل پورضلع جھنگ کی ایک تحصیل تھی۔بعدمیں جب آبادی بڑھ گئی تو لائل پورکوضلع بنادیا گیا۔تحصیل لائل پور کے شمال میں ضلع جھنگ،مشرق میں گوجرانوالہ، شیخوپورہ جنوب میں تحصیل جڑانوالہ ،مغرب میں تحصیل سمندری اور ٹوبہ ٹیک سنگھ ہیں۔اس تحصیل میں لائل پورسب سے بڑا شہر ہے۔ ضلع کا صدر مقام ہے۔یہ شہر ۱۸۹۶ءمیں آبادہوا۔اورسرجیمز لائل صاحب کے نام پرجو اس وقت پنجاب کے لفٹیننٹ گورنرتھے،لائل پوررکھا گیا"[[4]](#endnote-4)

اسی طرح محمد اسحاق بھٹی صاحب فیصل آباد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"لائل پور کی بنیاد ۱۸۹۶ءپنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر لارڈ رئل نے رکھی تھی۔ اسکاگھنٹہ گھر دو سال میں تعمیر ہوا تھا۔ اس کی تعمیر کا آغاز نومبر ۱۹۰۳ء میں ہوا۔اور دسمبر ۱۹۰۵ ء میں اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔اس کے معمار کا نام گلاب خان تھا"[[5]](#endnote-5)

#### آبادکاری

ملک اشفاق صاحب اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ:

"آٹھ بازاروں کے باہر کا علاقہ اب کافی ویران نظر آتا تھااور زیادہ تر ریت کے چھوٹے چھوٹے ٹیلے شہر کی ہر جانب نظر آتے تھے۔ پکی ماڑی کےمقام پر ریت کا سب سے بڑا ٹیلہ تھا۔اور وہاں تھوڑے سے کچے گھروں کی آبادی بھی تھی اس لیے پہلے شہر کا نام مکی ماڑی ہی تجویزہواتھا۔اس نام کے حوالے سے ایک نوٹیفکیشن بھی جاری ہوا تھا۔لیکن کچھ ہی عرصہ بعد شہر کانام چناب کالونی تجویز ہوا چناب کالونی کے نام کا بھی نوٹیفکیشن جاری ہوا تھا۔لیکن کچھ عرصے بعد اس کو بھی بدل کر لیفٹیننٹ گورنر پنجاب سر جیمز لائل کے نام پر لائل پور رکھ دیا گیا۔۱۸۹۶ء کے بعد لائل پور کو تحصیل کا درجہ دے دیا گیا۔یہ تحصیل رقبے کے لحاظ سے بہت بڑی تھی۔ جب کہ تحصیل لائل پور میں مزید توسیع کرتے ہوئے قصبہ منٹگمری کوبھی تحصیل لائل پور میں شامل کر دیا گیا۔۱۸۹۹ءمیں لائل پور کو سب ڈویژن ہیڈکوارٹر کا درجہ دے دیا گیا۔لائل پور شہر کی تمام بنیادی تعمیرات اور سرکاری دفاتر ۱۸۹۶ء سے۱۸۹۷ءتک ایک سال کے عرصہ میں تعمیر ہو چکے تھے"[[6]](#endnote-6)

ضلع کونسل کے ریکارڈ کے مطابق فیصل آباد کا حدود اربعہ ذیل ہے:

"ضلع فیصل آباد میں۸۴۲ گاؤں ہیں۔کل رقبہ۱۴۴۷۷۰۳ ایکڑ فی مربع کلومیٹر ہے۔اس میں سے ۱۱۹۷۳۳۳ ایکڑ رقبہ نہری نظام کے تحت زیر کاشت ہےجبکہ ۱۱۲۳۱۵۳ ایکڑ رقبہ جو بارانی ہےزیر کاشت لایا جاتا ہے۔جنگلات صرف ۲۲۹۰ ایکڑ ہیں۔شہر کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔۱۹۵۱ءمیں ضلع فیصل آباد کی آبادی بڑھ کر ۳۵۶۲۰۰ ہوگئی۔دسمبر ۱۹۹۳ء یہ آبادی ۴۲۴۷۰۰۰ ہوچکی تھی۔۲۰۰۶ء کی تخلیق کے مطابق آبادی ۱.۲ کے تناسب سے روزانہ بڑھ رہی ہے"[[7]](#endnote-7)

فیصل آباد ضلع کی زمین بہت لمبی چوڑی ہے۔اس کی سرحدیں جنوب کی طرف اوکاڑہ سے جاملتی ہیں اور مغرب کی طرف اس کی سرحدیں جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ سے جا ملتی ہیں۔مشرق کی طرف اس کی سرحدیں ضلع ننکانہ صاحب تک اس کی سرحدیں پھیلی ہوئی ہیں۔جبکہ شمال کی طرف اس کی سرحدیں ضلع چنیوٹ تک موجود ہیں۔ اس ضلع کی سطح ہموار ہے اور یہ ایک میدانی علاقہ ہے۔بنیادی طور پر یہ علاقہ گرم ہے۔مگر بفضل ِ خدا چاروں موسم سے اہل علاقہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔فیصل آباد کے نقشہ کے بارے میں دو روایات مشہور ہیں۔ایک یہ کہ اس شہر کا نقشہ ایک اسلامی ملک‘‘سوڈان’’ کے شہر ‘‘خرطوم’’ کی طرز پر تیار کیا گیا۔جبکہ دوسری یہ کہ برطانوی پرچم پوشین جیک کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔

اسلامی انسائیکلوپیڈیا کے مطابق:

"فیصل آباد کا نقشہ سوڈان کے دارالحکومت خرطوم کی طرز پر پوشین کے نمونے پر بنایا گیا ہے" [[8]](#endnote-8)

فیصل آباد کا ایک مقصد جنوبی افریقہ کی جنگ میں انگریز فوج کو اونٹوں،گھوڑوں اور خچروں کی فراہمی بھی تھی۔اس لئے یہ طے پایا کہ یہاں کی زمین ان لوگوں میں تقسیم کی جائے جو گھوڑوں اور اونٹوں کی اچھی طرح پرورش کر سکیں۔یہ مقصد شاہ پور اور ساہیوال منٹگمری کے تقسیم اراضات کے وقت بھی رہا۔اور ان علاقوں کی دولاکھ ایکڑ زمین صرف گھوڑے پالنے والی سکیم کیلئے لوگوں میں تقسیم ہوئی۔بہت ہی اچھے بیج اور گائے کی چیدہ چیدہ نسل کو اس علاقے میں ابھارا گیاتاکہ فوجی چھاؤنی کے افسران کو دودھ،مکھن اور بہتر پودے مہیا کئے جاسکیں۔اس لحاظ سے یہ کالونی برطانوی حکومت کیلئے تین طرح سے فائدہ مند تھی۔فیصل آباد کے بارے میں قائد اعظم نے ارشاد فرمایا:

"لائل پور اس وقت نہ صرف کا ایک بہت بڑا شہر ہے بلکہ پاکستان کے قیام کے بعد بھی ایسا ہی شاندار شہر ہوگا۔میں نے آج یہاں مسلم لیگ کا جھنٖڈا لہرایا ہے۔مجھے یقین ہے کہ تمام مسلمان پوری یک جہتی اور استقلال کے ساتھ اس کے نیچے کھڑے ہوں گے۔آپ نے جس طرح مجھے جوش و خروش اور خلوص کے ساتھ مجھے خوش آمدید کہا ، میں اس کیلئے آپ کا شکر گزار ہوں"[[9]](#endnote-9)

#### تعلیمی ادارے

فیصل آباد کے تعلیمی اداروں کے بارے میں محمد زہگم پاشا لکھتے ہیں کہ :

“Faisalabad has fourteen degree colleges, taking boride in its Punjab college of textile, Engineering, medical colleges, college of textile engineering college of commerce and college of Education. The oldest college Dhobi Ghat, which started as a middle school, in 1897.A part from the colleges and the universities the city has four famous research institution Ayub Agricultural research institute nuclear institute of Agriculture Biology National institute of Bio technology and genetic engineering and Punjab forest research institute.’’[[10]](#endnote-10)

"فیصل آباد میں چودہ ڈگری کالجز ہیں، جو اس کے پنجاب کالج آف ٹیکسٹائل، انجینئرنگ، میڈیکل کالج، کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ کالج آف کامرس اور کالج آف ایجوکیشن میں بورڈ لے رہے ہیں۔ سب سے پرانا کالج دھوبی گھاٹ، جو 1897 میں ایک مڈل اسکول کے طور پر شروع ہوا تھا۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ایک حصے میں شہر میں چار مشہور تحقیقی ادارے ایوب زرعی تحقیقی ادارہ نیوکلیئر انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچر بائیولوجی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بائیو ٹیکنالوجی اینڈ جینیٹک انجینئرنگ اور پنجاب ہے۔ جنگلاتی تحقیقی ادارہ''

#### معاشی و معاشرتی ترقی:

فیصل آباد کے بارے میں احمد ٖغزالی لکھتے ہیں کہ:

"انسان کو جو بات سب سے زیادہ محبوب اورعزیز ہوتی ہے وہ اس قوم یا قبیلے آبادی کی صدیوں پرانی رسومات اور روایات ہیں۔ریت، رسم ورواج کیا ہے۔یہ طرزعمل، مخصوص شکلوں، زبانی اصولوں،عمل اور رد عمل کی مقرر حالتوں کی طے شدہ صورتیں ہیں۔جو ان سے شعوری طور پر آگاہ ہےوہ بھی جو بنا سوچے سمجھے ان پر کار بند ہے۔وہ بھی رسم ورواج کے بندھن میں کسی طرح جکڑا ہوا ہے"[[11]](#endnote-11)

فیصل آباد کے لوگوں کا رہن سہن نہایت سادہ ہے اور یہاں کےباشندے آپس میں مل جل کر رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اور چونکہ یہ پنجاب کا صنعتی شہر ہے اس لیے یہاں کے لوگ زیادہ تر شلوار قمیض کو تر جیح دیتےہیں اور اس شہر میں ہر طرح کی سبزی اور پھل کاشت کئے جاتے ہیں اگر پیشے کے حوالے سے بات کریں تو فیصل آباد کے لوگ زیادہ تر کھیتی باڑی اور زراعت کے شعبہ سے منسلک ہیں اور صنعت کا شعبہ بھی بہت وسیع ہے اس کے علاوہ کچھ لوگ تجارت کے پیشہ سے بھی منسلک ہیں اور کچھ کپڑا بنانے اور فروخت کرنے کے پیشہ سے وابستہ ہیں دستکاری اور ملازمت بھی اس ضلع کےاہم ذریعہ معاش ہیں۔فیصل آباد کے ذریعہ معاش کے بارے میں اشرف اشعری لکھتے ہیں کہ:

"ضلع لائل پور میں دیہات کےلوگ کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں۔قصبوں اور شہروں میں بیوپار کا کام ہوتا ہے۔کچھ لوگوں کا گزارا ملازمت پر ہے۔بہت سے لوگ محنت مزدوری کرکے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ہر گاؤں میں دستکار بھی ہیں جو لوگوں کی معمولی ضروریات کی چیزیں تیار کرتے ہیں۔مثلالوہار، کمہار،ترکھان،تیلی،نائی،رنگریز،موچی ،جولاہااوردھوبی وغیرہ۔ گندم،توریہ،کپاس وغیرہ۔اجناس دیہات میں لوگوں کی ضرورت سےزیادہ پیدا ہوتی ہیں۔زمیندارلوگ انکومنڈی میں بیچ کر ان کے بدلےتانبے اورپیتل کے برتن،کپڑا اورکھانڈوغیرہ خریدکر لےجاتے ہیں۔چیزوں کے اس باہمی تبادلے کا نام بیوپاریا تجارت ہے"[[12]](#endnote-12)

#### دینی و عصری درس گاہیں

فیصل آباد میں بہت سے ایسے مقامات اور ادارے ہیں جو کہ قبل از آزادی سے قائم ہیں اور ابھی تک قائم ہیں۔اس کےعلاوہ وقت کے ساتھ ساتھ اس شہر میں مزید عمارات قائم ہوئیں۔ اور بہت سے ادارے معرض وجود میں آئے۔فیصل آباد کی سب سے مشہور اور قدیم عمارتوں میں سے گھنٹہ گھر اور گمٹی اہم ہیں۔اگر تعلیمی اداروں کا تذکرہ کیا جائے تو زرعی یونیورسٹی سب سے اہم ہے۔یہ ایشیا کی رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑی یونیورسٹی ہےاور اس کے علاوہ درج ذیل سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی ادارے اپنے فرائض بخوبی سر انجام دے رہے ہیں۔گورنمنٹ کالج یونیورسٹی(جی سی یونیورسٹی)،رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس،نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی، یونیورسٹی آف فیصل آباد ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی فیصل آباد کیمپس،سرگودھا یونیورسٹی فار وومن فیصل آباد کیمپس،پنجاب میڈیکل یونیورسٹی، فاسٹ یونیورسٹی سب کیمپس فیصل آباد(چنیوٹ)، ایجوکیشن یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس ،نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئج فیصل آباد کیمپس، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، گورنمنٹ کالج کارخانہ بازار،ڈویژنل پبلک سکول اینڈ کالج(ڈی پی ایس) ،سپیرئیر کالج، پنجاب کالج،کامل احسان سکول وغیرہ اہم تعلیمی ادارے ہیں۔

#### قیصری دروازہ:

۱۸۹۷ء میں فیصل آباد چک نمبر(۲۱۲) کی یاد تازہ رکھنے کے لئےملکہ وکٹوریہ کے نام پر ریل بازار کے آغاز میں ‘‘قیصری دروازہ ’’تعمیر کیاگیا۔اس دروازے کے بائیں جانب تحریر لکھی گئی کہ یہ دروازہ موہن لال خلف ڈاکٹر بہاری لعل نے شہر لائل پور کی بنیاد کےسوال میں بنایا۔[[13]](#endnote-13)سر گنگا رام چاہتے تھے کہ لائل پور شہر لاہور کی کلاسیکل عمارتوں کی طرح تعمیر کیا جائے۔انہوں نے لاہور کے بارہ دروازوں کی طرح اس شہر کے بھی آٹھ دروازے ڈیزائن کیے تھے۔لیکن ان کے بنائے ہوئے نقشے ہمیں کسی بھی سرکاری دستاویز میں نہیں ملتے ۔ پھر بھی ریل بازار کے شروع میں ایک شاندار طرز تعمیر کا شاہکار ‘‘قیصری دروازہ’’ اور اس کے سامنے ‘‘گمٹی’’ ہے۔۱۸۹۷ء میں یہ دروازہ لالہ موہن لال سن آف ڈاکٹر بہاری لعل نے اپنی گرہ سے بنوایا تھا۔جبکہ اس کے سامنے گمٹی بھی کلاسیکل تعمیر کا شاہکار ہے اس کے اندر اب بھی ایک تختی آویزاں ہے جس پر لکھا ہواہے"برکت دریائے چناب دی"دراصل یہ گمٹی شہرکی بنیاد رکھنے کا سنگ بنیاد ہے۔یہ گمٹی یونین جیک کی جھنڈے کے اوپر کی کنوپی بھی ہے۔اس کنوپی سے ویٹرنری ہسپتال بالمقابل پولیس لائنزتک سرکل روڈ کی یہ سیدھی سڑک یونین جیک کا پول ہے جس کے ساتھ آٹھ بازاروں کا یہ شہر جڑا ہوا ہے۔۱۸۹۸ءمیں لائل پور میونسپلٹی بنائی گئی اس کا دفتر کارخانہ بازار کے باہر کی جانب تعمیر کیاگیا۔ اسی سال ٹیلی گراف آفس بھی تعمیر کیا گیاجوکہ موجودہ پی ٹی سی ایل دفتر کی جگہ پر ہی موجود تھا۔[[14]](#endnote-14)

#### گمٹی(گنبدی):

جس جگہ یہ ‘‘گمٹی’’موجود ہے اس جگہ سےدریائے چناب کبھی ٹھاٹھیں مارتا گزرتا تھا۔یہ مخرطی قسم کی آٹھ دروازوں والی گمٹی فیصل آباد کی تاریخی حیثیت رکھنے والی مختصر سی عمارت ہےیہ شہر کے بالکل وسط میں کھڑی آنے جانے والوں کو یاد دلاتی ہےکہ انگریز سرکار کو اس خطہ سے کتنا انسباط تھا۔گھنٹہ گھر اور قیصری دروازہ کی تعمیر کے ساتھ ساتھ یہ بھی ۱۸۹۷ء میں پایہ تکمیل تک پہنچی۔ سب سے پرانی عمارتوں میں ایک عمارت ‘‘گمٹی ’’بھی ہےاس کے درمیان میں پیالے کی شکل میں ایک ابھار ہے۔[[15]](#endnote-15)

#### گوردوارہ:

۱۹۰۴ءمیں جب فیصل آباد کو جھنگ کی تحصیل کا درجہ دے دیا گیا تو یہاں آبادکار سکھوں نےدوسرے مذہبی معبدوں اور عبادت گاہوں کی طرح ۱۹۱۱ء میں ایک عظیم الشان مذہبی گوردوارہ تعمیر کیا۔اس گوردوارے کی شان وشوکت آج بھی اسی طرح برقرارہےجس طرح تقسیم پاکستان سے پہلے ہوا کرتی تھی۔تمام شہر کے سکھ اس گوردوارہ میں عبادت کیلئے اکٹھے ہوتے اور اپنے بڑوں کی مغفرت کیلئے دعائیں کرتے تھے۔فیصل آباد کے مضافات کے بزرگ سکھ اور عورتیں اسی گوردوارہ میں چڑھاوے چڑھاتی اور منتیں مانگتی تھیں۔اس گوردوارہ کی تعمیر ۱۹۱۱ء میں ہوئی تھی۔قیام پاکستان کے بعد اس گوردوارہ کو ایک سکول کی شکل دے دی گئی، جس کانام ‘‘پاکستا ماڈل ہائی سکول’’ رکھا گیا پاکستان ماڈل ہائی سکول کچہری بازار کا اجراء انجمن اسلامیہ لدھیانہ(رجسٹرڈ)نے اکتوبر ۱۹۴۷ءمیں کیا تھا۔بعد میں دیگر سکولوں کی طرح یہ سکول بھی حکومت کی تحویل میں آگیا۔[[16]](#endnote-16)

#### دھوبی گھاٹ:

اس کو اقبال پارک بھی کہتے ہیں جو کہ پہلے ایک چھپڑا ہوا کرتا تھابعد میں شہر فیصل آباد کی تعمیر کیلئے دھوبی گھاٹ کے گہرے میدان میں اینٹوں کا ایک بھٹہ لگایا گیا تھا۔قیام پاکستان سے پہلے دھوبی گھاٹ کی گراؤنڈ کے نزدیک ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کے گھر آباد تھے۔آبادی کے تناسب سے زیادہ گھر مسلمانوں کے تھے۔گراؤنڈ کے ساتھ ساتھ ایک نالہ بہتا تھاشہر کے دھوبی یہاں آکر کپڑے دھوتے تھے۔دھوبی گھاٹ اس وقت دو حصوں میں بٹاہوا تھا ایک حصے میں جانوروں کےپانی پینے کیلئے حوض بنا ہوا تھا اور دوسرا حصہ دھوبیوں کا گھاٹ ہوتا تھا جس کی وجہ سے یہ دھوبی گھاٹ کے نام سے مشہور ہوا اور اب بھی دھوبی گھاٹ کے نام سے ہی پکارا جاتا ہے۔دھوبی گھاٹ کی تاریخی لحاظ سے بھی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ تقسیم پاکستان سے پہلے یہاں جلسوں کا اہتمام ہوتا تھا۔دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں جن مشہور شخصیات نے شرکت کی وہ یہ ہیں:

۱۹۱۹ءمیں گاندھی نے دھوبی گھاٹ میں خطاب کیااس وقت اسے دسہرہ گراؤنڈ کہتےتھے۔۱۹۲۸ءمیں کرتی کسان کانفرنس بھی دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں منعقد ہوئی تھی۔۱۹۳۲ء کی تحریک آزادی کے دوران پنڈت جواہرلال نے بھی اسی گراؤنڈ میں خطاب کیا۔اس کے علاوہ جو شخصیات دھوبی گھاٹ میں رونق افروز ہوئیں ان کے نام یہ ہیں:

"محترمہ فاطمہ جناح،سردار پٹیل ،شورش کاشمیری،عطاءاللہ شاہ بخاری،ظاہر حسین شاہ،غلام محمد،میاں امیر الدین، مولانا عبد الحامد،نوب افتخار حسین آف ممدوٹ،میاں عبدالحئی،مسٹر حسن اصفحانی،خواجہ ناظم الدین،میاں بشیر احمد،رمضان سرور خان،شیخ منظور الہی ،کے بی چوہدری فتح الدین،جمال میاں فرنگی اور سرفراز بلوچ وغیرہ"[[17]](#endnote-17)

لاہور ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۲ء کونواب ممدوٹ کی زیر صدارت صوبائی مسلم لیگ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔اس میں مسلم لیگ کے صوبائی جلسے کومنعقد کرنے کیلئے لائل پور کا انتخاب ہوا، اجلاس ۱۷،۱۸،۱۹ نومبر کو ہوا۔سر ناظم الدین کو صدر منتخب کیا گیا۔۲۷اکتوبر ۱۹۴۲ء لائل پور میں مجلس استقبالیہ پنجاب پراونشل مسلم لیگ کا اجلاس منعقد ہوا۔جس میں پانچ سو ارکان نے شرکت کی ۔[[18]](#endnote-18)ایک موقع پر قائد اعظم نے لائل پور کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"حضرات!لائل پور نہ صرف اس وقت پنجاب کا بڑا شہر ہےبلکہ قیام پاکستان کے بعد بھی یہ ایسا شاندار ہوگا۔میں نے آج مسلم لیگ کا جھنڈا لہرایا ہےمجھے پکا یقین ہے کہ تمام مسلمان پوری یک جہتی اور استقلال کے ساتھ اس کے نیچے کھڑے ہوں گے۔میں بہت ساری تقاریر کر چکا ہوں اور ہر شخص آگاہ ہے کہ یہ جھنڈا کس چیز کا علمبردار ہے۔حضرات! آپ نے جس جوش وخروش اور خلوص کے ساتھ مجھے خوش آمدید کہا میں اس کیلئے آپ کا بہت شکر گزار ہوں اگرچہ آپ نے میرا شاہانہ استقبال کیا ہے مگر میں اس کے عوض محض ایک چیز آپ کو دے سکتا ہوں یعنی کامل ،یکسوئی کے ساتھ خدمت، مجھے یقین ہے کہ آپ اپنا وہ سب کچھ خرچ کردیں گے۔جو ہمیں اپنی منزل تک پہنچائے"[[19]](#endnote-19)

#### باغ جناح

اس باغ کی تعمیر ۱۹۱۴ءکو ہوئی۔اس باغ کے ابتدائی نام کنگ گارڈن،قیصری باغ اور کمپنی باغ وغیرہ تھے۔۱۴ ستمبر ۱۹۹۰ءکو اس کانام تبدیل کرکے باغ جناح رکھا گیا۔ اس باغ کے اندر ‘‘بارہ دری’’ اور ‘‘جارج پنجم ’’کی یاد گار قابل دید ہے۔[[20]](#endnote-20)ان اہم عمارات کے علاوہ فیصل آباد میوزیم بھی قابل ذکر ہے۔جس میں فیصل آباد کی مکمل تاریخ بمعہ تصاویر بالترتیب درج ہیں۔

#### صحافت

صحافت کے میدان میں فیصل آباد میں بہت سی نامور شخصیات ابھر کر سامنے آئیں۔جنہوں نے دین ودنیا کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کیں اور کچھ نامور شخصیات جوکہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی زینت بنی اس کے علاوہ کچھ شخصیات وہ ہیں جوکہ تعلیمی میدان سے وابستہ تھیں۔الغرض زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والی شخصیات فیصل آباد سے وابستہ ہیں۔جن میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں ہیں

#### ماسٹر سندر سنگھ لائل پوری

ماہر تعلیم،صحافی ،تحریک آزادی کامجاہد،اکالی تحریک کابانی اور پنجاب کا رفاہ کار۱۸۷۸ءکے امرتسرکے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کانام لکھمیر سنگھ تھا۔ماسٹر سندر سنگھ نے بہت سے اجلاسوں میں شرکت کی ۔ہندو ،مسلم اور سکھ اتحاد کیلئے بہت کام کیے۔ماسٹر لائل پوری نے سول نافرمانی کے لئے تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس لئے انہیں گرفتار کرکے تین سال قید کی سزا سنائی گئی۔ سندر سنگھ کا انتقال ۳مارچ ۱۹۶۹ء کو ہوا۔

#### غلام باری علیگ

باری علیگ ۱۹۰۷ء کو ضلع گرداس پور کے گاؤں کلانور میں پیدا ہوئے ان کی پیدائش کے چند سالوں بعد ہی ان کا خاندان لائل پور آگیا۔غلام باری ایک تحقیقی مفکر اور تخلیق کار ذہن کے مالک تھے۔وہ ایک ہمہ جہت اور  ذہین شخص تھے ان کے علاوہ ایک تجربہ کار صحافی ، ایک عظیم محقق اور بہت اچھے مصنف بھی تھے۔انہوں نے تاریخ،اشتراکیت اور اسلام کے متعلق ۱۱ کتابیں تحریر کیں۔باری علیگ کی تحریروں میں ادب اور صحافت میں ترقی پسند تحریروں کی راہ ہموار کی ۔انہوں نے بہت سے مصنفین، صحافیوں اور شاعروں کو سامراج کے خلاف کام کرنے پر راضی کیا۔۱۹۴۹ء کو ان کی وفات لائل پور میں ہوئی ان کی پچاسویں برسی کے موقع پر پاکستان پوسٹ آفس نے ایک یادگاری ٹکٹ ان کی تصویر کے ساتھ جاری کیا۔[[21]](#endnote-21)

#### منشی فتح دین:

جالندھر سے ہجرت کر کے آنے والے منشی فتح دین ۱۸۹۰ءمیں لائل پور کے گاؤں ۲۲۴ میں آباد ہوئے جالندھر میں منشی فتح دین محکمہ مال میں ملازمت کرتے تھے۔ منشی فتح دین بڑے فعال سماجی کارکن تھے۔لوگوں کی خدمت کا جذبہ انہیں ہمہ وقت سفر میں رکھتا، منشی صاحب کے بارے میں ایک ضرب المثل بن چکا تھامنشی فتح دین نے اپنی زندگی میں ایک سو مساجد تعمیر کرائیں۔منشی فتح دین اوراس کے بھائیوں کو سفید پوش سکیم کے تحت ۵ مربع اراضی الاٹ کی گئی۔منشی فتح دین کے پاس شہر کی نمبرداری بھی تھی اور میونسپل کے معاملات میں بھی عمل دخل رکھتے تھے۔منشی فتح دین ۶۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔[[22]](#endnote-22)

#### مذہبی ادب کا پھیلاؤ

ادب میں فیصل آباد کا اہم کردار رہا ہے۔اس حوالہ سے چند شخصیات کا تعارف درج ذیل ہے:

#### مولانا محمد سردار احمد

مولانا ابوالفضل محمد سردار احمدمیراں بخش کے گھر ۱۹۰۵ء کو ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں دیال گڑھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم دیال گڑھ سے ہی حاصل کی ۔اس کے بعد لاہور تشریف لے آئےاور وہاں سے مزید تعلیم حاصل کی اور وہیں مدارس میں تدریسی سرگرمیاں سر انجام دیں اور کچھ مدت وزیر آباد کے گاؤں ساروکی میں قیام کرنے کے بعد۱۹۴۸ءمیں فیصل آباد نقل مکانی کی اور گھنٹہ گھر کے قریب گول باغ میں ڈیرہ ڈالا۔کچھ عرصہ بعد درس حدیث کا آغاز فرمایابالآخر۱۲ربیع الاول ۱۳۴۹ھ میں بمطابق ۲ جنوری ۱۹۵۰ءکو بعد از نماز عصر دارا لعلوم بریلی شریف کی مناسبت سے جامعہ رضویہ مظہر الاسلام کے نام سے دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔آپ کے تربیت یافتہ تلامذہ کی مجموعی تعداد۱۲۷۶۶ ہے۔آپ کا وصال ۲۹دسمبر ۱۹۶۲ء کو کراچی میں ہوا آپ کا جسد خاکی کراچی سے فیصل آباد لایا گیا اور سنی رضوی جامعہ مسجد میں دفنایا گیا۔[[23]](#endnote-23)

#### صوفی برکت علی

آپ کی ولادت ۲۷اپریل ۱۹۱۱ءکو لدھیانہ کے موضع برہمی میں ہوئی۔آپ کے والد کانام میاں  نگاہی بخش تھا۔آپ نے قرآن سے تعلیم کا آغاز کیااور ۱۹۳۰ءمیں آرمی شامل ہوئے،ملازمت کازیادہ عرصہ ڈر کی کیفیت میں گزارا۔آپ نہایت  ذمہ دار اور حساس طبیعت کے شخص تھے۔اور آپ کی لیاقت،معاملہ فہمی اور حسن تدبر کا قائل ہر شخص تھااور آپ کو حسن کارکردگی کے کئی اعزازات سے نوازا گیا۔ آپ نے خدا کی تعلیمات کے حصول کی خاطراستعفیٰ دےدیا اور عہد کیا:۱۔ذکر الہی ۲۔دین اسلام کی دعوت وتبلیغ۳ ۔مخلوق کی بے لوث خدمت۔یہ تینوں کام آپ نے اللہ کے فضل مسلسل۵۲ برس جاری رکھے اور پوری استقامت سے ان پر کاربند رہے۔آپ کا وصال ۲۶جنوری ۱۹۹۷ء کو ہوا۔اور سمندری روڈکیمپ دارالاحسان میں تدفین ہوئی۔[[24]](#endnote-24)

#### شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد:

آپ سمندری روڈ پربستی روشن والا میں ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے آپ نے رمضان المبارک ۱۹۰۳ھ بمطابق۱۹۸۳ء کو گلا علی اللہ ستیانہ روڈ فیصل آباد پر عارف اللہ حضرت ڈاکٹر عبد الحئی عارفی صاحب کی صدارت اورسرپرستی میں جامعہ اسلامیہ امدادیہ کی بنیاد ڈالی۔اور شیخ الحدیث کے فرائض سر انجام دیے۔[[25]](#endnote-25)

#### مفتی عبدالستار صاحب:

آپ ۱۹۳۰ءکو سمندری ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔حضرت مفتی علم وعمل، زہدوتقوی، اصلاح اور عبادات میں سلف کا نمونہ ہیں۔تقریر کے ساتھ تحریر میں بھی کامل دستکار رکھتےتھے۔ پاکستان کے معروف دینی مجلہ ‘‘النجبد’’میں بالخصوص آپ کے دقیق علمی و تحقیقی مضامین اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں ان تمام صفات کے ساتھ تواضع وکسر نفسی آپ کی نمایاں خصوصیت ہے۔[[26]](#endnote-26)

#### مفتی محمد امین:

مفتی محمد امین پاکستان کے ایک سنی عالم دین تھے۔اور ان کی شہرت کی وجہ ان کی ایک کتاب آب کوثر ہےاس کے علاوہ انہوں نے اوربھی کتب تحریر کیں ہیں۔اورایک تعلیمی ادارہ بھی قائم کیا جس کانام جامعہ امینیہ رضویہ ہے جس سے بہت سے علماء فارغ التحصیل ہوئے۔محدث اور سلف صالحین کا نمونہ تھے۔آپ ۱۹۱۷ء کو میانوالی میں پیدا ہوئےابتدائی اور ثانوی تعلیم کے کے بعد دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئےاور پھر کچھ عرصہ بعد جامعہ اسلامیہ ڈاپھیل میں اعلی تعلیم حاصل کی۔

#### حضرت مولانا مفتی زین العابدین:

تبلیغی جماعت کے عالمی مبلغ حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب فیصل آباد کے ایک ممتاز عالم دین ،عظیم نقبہ اس کے بعد آپ فیصل آباد تشریف لے آئے۔اور ۱۹۵۲ء میں کچہری بازار کی جامع مسجد کے خطیب مقرر ہوئے۔آپ نے ساری زندگی اسلام کی اشاعت میں گزاری اور آپ نےزیادہ وقت وعظ ونصیحت میں گزارا۔آپ نے ۲۰۰۴ء میں وفات پائی۔[[27]](#endnote-27)

#### پروفیسر غلام احمد حریری:

آپ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء کو مشرقی پنجاب ضلع گورداس پور موضع طالب پور میں پیدا ہوئے۔آپ کا تعلق راجپوت خاندان سے تھا۔اور آپ کے خاندان کے افراد تعلیم سے ناآشنا تھے آپ پہلے فرد تھے جنہوں نے تعلیم حاصل کی آپ نے میٹرک گورداسپور سے اور اعلٰی تعلیم کیلئے پنجاب یونیورسٹی آئے۔اور اس کے علاوہ آپ نے دینی تعلیم حافظ عبد العزیز ،شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ،قاضی عبد السبحان وغیرہ سے حاصل کی ۔آپ نے تقریبا ۲۰ کے قریب کتب تحریر کیں۔اور کل چالیس برس درس وتدریس کے شعبہ سے منسلک رہے۔آپ ۸مئی ۱۹۹۰ءمیں فیصل آباد میں فوت ہوئے۔[[28]](#endnote-28)

#### شیخ عبد الباری :

آپ فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔گورنمنٹ کالج دھوبی گھاٹ سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی ،آپ کے والد شیخ محمد یحیٰ ایک مشہور قانون دان تھے۔جنکی شہرت وعزت شہرمیں بہت زیادہ تھی۔اور ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا تھا۔شیخ عبد الباری نے کاروبار کا انتخاب کیااور محنت دیانتداری سے ترقی کرتے کرتے ایوان صنعت و تجارت کے تین دفعہ (۱۹۸۳ء، ۱۹۸۸ء اور۱۹۹۲ء)صدر کے عہدے پر فائز رہے۔آپ سماجی اور انسان دوست تنظیموں مثلاََ بیت المال کے رکن بھی رہے تھے۔آپ ایک سادہ لوح اور اللہ سے ڈرنے والے انسان تھے۔ادھیڑ عمر میں سفید باریش ہوکر رہنے میں فخر محسوسکرتے تھےاور اسے جنت کا اجازت نامہ سمجھتے تھے۔[[29]](#endnote-29)

#### قاری محمد طاہر:

آپ ۱۹۴۳ءکو پیداہوئے اور آپ نے اپنی تعلیم پاکستان اور سعودی عرب سے حاصل کی اور جامعۃ الریاض میں تدریسی خدمات سر انجام دیں۔آپ کا تدریسی تجربہ تقریباً ۳۲ سالوں پر محیط ہےاور اس دوران آپ نے بہت سی تصانیف تحریرکیں۔جن میں پاکستان میں’’علم تجوید وقرأت‘‘،’’عائلی قوانین اور پاکستانی سیاست‘‘،’’اربعین تجوید‘‘، ’’اسلامی تعلیمات‘‘،’’لمحات حرم(سفر نامہ حج) ‘‘اور آسان صرف ونحووغیرہ شامل ہیں۔آپ تجوید کے مدیر بھی ہیں۔ان دنوں رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی میں صدر شعبہ اسلامیات کے فرائض بخوبی سر انجام دے رہے ہیں۔اس کے علاوہ آپ نے متعدد مرتبہ بین الاقوامی محافل قرأت میں حصہ لیا اور آپ کی تفسیر ’’ترتیل القرآن‘‘شائع ہوچکی ہے۔[[30]](#endnote-30)

ان شخصیات کے علاوہ خلیق احمد قریشی روز نامہ عوام کے بانی،عبد الرشید غازی ڈیلی بزنس رپورٹ کے بانی،رانا عبد الرحمان بک ہوم لاہور،لیاقت علی تخلیقات لاہور والے،ممتاز شاعر ڈاکٹر ریاض مجید،معروف مصنف اور شاعر علی اختر ،نعت گو صائم چشتی،معروف نعت گو عبد الرؤف روفی ،معروف عالم دین مولانا طارق جمیل،دانشور وصحافی حسن نثار اور سابق وزیر قانون پنجاب رانا ثناءاللہ وغیرہ کا تعلق بھی فیصل آباد سے ہے۔

#### اکیسویں صدی میں فیصل آباد کی تعلیمی ترقی

پاکستا ن ایک اسلامی ملک ہے اس کے سب شہر اپنی مثال آپ ہیں۔اس کا ہر شہر اپنی خصوصیت کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔انہی شہروں میں ایک نامور شہر فیصل آباد ہے جو کہ صنعتی لحاظ سے کافی مشہور ہے اسے مانچسٹر آف پاکستان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔اس کی تاریخ بہت پرانی ہے۔اور اس کے کافی نام بھی تبدیل ہوئے ۔اس کا پرانا نام ساندل بار ہے اس کے لائل پور رکھا گیا اور ا س کے بعد شاہ فیصل کےنام پر فیصل آباد رکھا گیا۔اس شہر نے بہت کم وقت میں ترقی کی اور صنعت کے شعبہ کو پروان چڑھایا۔اس کے علاوہ بہت سے لوگ مختلف ذرائع معاش سے منسلک ہیں۔اس شہر میں بہت سے لوگ مزدوری سے گزارہ کرتے ہیں۔فیصل آباد میں بہت سی یادگار عمارات ہیں: جن میں گھنٹہ گھر، قیصری دروازہ،گمٹی اور ریگل چوک زیادہ مشہور ہیں۔فیصل آباد میں بہت سی نامور شخصیات ہیں جنہوں نے محنت کرکے اپنا اور اس شہر کا نام روشن کیا۔ان شخصیات میں سے کچھ سیاست سے ، کچھ صنعت سے ،کچھ ٹیلی ویژن کے شعبہ سے اور کچھ کا تعلق تعلیم کے شعبہ سے ہے۔ان نامور شخصیات میں صوفی برکت علی، مفتی محمد امین، مولانا طارق جمیل، ڈاکٹر قاری محمد طاہر، نصرت فتح علی خاں ،رانا ثناء اللہ اور حسن نثار وغیرہ شامل ہیں۔فیصل آباد کی جامعات میں ذیل جامعات نامور ہیں جوکہ بخوبی اپنے فرائض سر انجام دے رہی ہیں۔ان میں کچھ جامعات سرکاری سطح اور کچھ نجی سطح کی ہیں:

1. گورنمنٹ کالج یونیورسٹی(جی سی یونیورسٹی)
2. رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس
3. نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی
4. یونیورسٹی آف فیصل آباد
5. یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی فیصل آباد کیمپس
6. سرگودھا یونیورسٹی فار وومن فیصل آباد کیمپس
7. فیصل آبادمیڈیکل یونیورسٹی
8. فاسٹ یونیورسٹی فیصل آباد(سب کیمپس چنیوٹ)
9. ایجوکیشن یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس
10. نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئج فیصل آباد کیمپس(جامعہ نمل)
11. جی سی ویمن یونیورسٹی

ان جامعات میں طلبہ کی اخلاقی اور اصلاحی تربیت کی جاتی ہے۔ان جامعات کا مقصد صرف طلبہ کی تعلیمی نشوونما ہی نہیں بلکہ ان کا مقصد ان کی اخلاقی و ذہنی تر بیت کرنا بھی ہے۔جس کیلئے یہ جامعات کوشاں بھی ہیں۔یہ جامعات کسی تعارف کی محتاج نہیں کیونکہ ان کی کارکردگی ہی ان کا تعارف ہے۔ان جامعات کی مکمل معلومات ان کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔جس سے ان جامعات کی ہر طرح کی معلومات خوا ہ وہ داخلہ کے بارے میں ہو ،اس کے طلبہ یا اساتذہ کے بارے میں، میسر ہیں ۔الغرض ہر جامعہ کی اپنی خصوصیت ہے۔ ان میں بہت سی ڈگریاں کروائی جارہی ہیں اور طلبہ اپنے مستقبل کو سنوار رہے ہیں۔

#### فیصل آباد میں ادب و شاعری

فیصل آباد کی اردو شعری روایت میں کاٹن ملز کے مشاعرے اولین مآخذات میں شمار کئے جاتے ہیں ۔ یہ مشاعرے ۱۹۴۴ ء میں شروع ہوئے تھے اور انہی مشاعروں کی بدولت فیصل آباد کے کئی شعراء کرام برصغیر پاک و ہند میں متعارف ہوئے ۔ جن میں لالہ مرلی دھر شاد، لالہ سر شنکر لال شنکر، جمیل رامپوری ، منظور حسین شور ،خلیق قریشی اور منظور احمد منظور ، پروفیسر منظور حسین شور، حبیب جالب وغیرہ شامل ہیں ۔۱۹۶۶ ء میں لائل پور کاٹن ملز کے مشاعروں کی دم توڑتی روایت کو حلقٔہ اربابِ ذوق نے سہارا دیا ۔ فیصل آباد کے شعری رجحانات کے زوال پذیر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی سمجھی جاتی ہے کہ یہاں کے شعراء حضرات ادبی روایات کو سمیٹنے کے دائرے اور زمرے سے باہر نکلتے جا رہے ہیں ۔جبکہ پاکستان بننے سے پہلے کا فیصل آباد ( لائل پور) مشاعروں اور لائلپور کاٹن ملز ( LCM ) کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہو چکا تھا ۔ لائل پور کاٹن ملز کے مشاعروں کے چرچے برصغیر پاک و ہند کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے تھے ۔ کاٹن ملز کے سالانہ مشاعروں کی رسم کو نبھانے کے لئے برصغیر کے مشہور شعرائےکرام کی شمولیت سے دُنیائے ادب میں نئے ابواب رقم ہوئے۔ان مشاعروں میں اہل ِذوق حضرات کے علاوہ ایک عام آدمی بھی مذاقِ سخن سے سرشار ہوتا تھا ۔اس حلقہ کا با قاعدہ آغاز ۱۲ مئی ۱۹۷۲ ء میں شروع ہوا تو اس کے بانی اراکین جناب ریاض مجید، احسن زیدی ، حزیں لدھیانوی ، تنویر جیلانی ، انورمحمود خالد، سلیم بیتاب ، مسعود مختار ، شہزادہ حسن ، ظہیر سلیمی اور ارشاداحمد خان نے اس روایت کو سہارا دیا اور اس کی نبضوں کو دوبارہ چلانے کے لئے نبّاض کا کردار ادا کیا ۔احسن زیدی مرحوم اس کے پہلے سیکرٹری اور انور محمود خالد جوائنٹ سیکرٹری مقرر ہوئے ۔مجلس عاملہ میں مسعود مختار، سلیم بیتاب مرحوم اور ریاض مجید شامل تھے ۔ بعد ازاں انور محمود خالد، مسعودمختار، علی شوکت خواجہ ،ارشد جاوید، ملک حسن اختر، یوسف عزیز اور زاہد فخری بھی حلقہ کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتے رہے ۔ یہ تنظیم شہر کی سب سے زیادہ فعال ادبی تنظیم تھی ۔ اس کے تنقیدی اجلاس نوجوان شائقینِ ادب کیلئے ایک تربیت گاہ کا کام دیتے تھے۔اس تربیت گاہ سے نکلنے والے نوجوانوں میں کئی ایک ملک کے ممتاز ادیبوں اور شاعروں میں شمار ہوتے ہیں ۔جن میں حسن اختر جلیل ، خرم خلیق ، زاہد فخری، شفقت بٹالوی ، قمر لدھیانوی، کوثر علی، محمودثنا ء ، مشتاق باسط ، منظر مفتی ، ارشد جاوید ، اسلم طارق، افتخار فیصل، اقبال نویداورنو ید الطاف وغیرہ شامل ہیں ۔

#### فیصل آباد کے مشہور شعرا کرام

انجم خلیق قریشی، آصف بشیر چشتی، اصغر یگانہ، افتخار نسیم، شہباز خاور، اکرام مجید، ایس ایم صادق، اظہار احمد گلزار، اشفاق بخاری، امداد حسین امداد، احمد ریاض، بیدل کانپوری، برص نظامی، بسمل شمسی، بیکن بٹالوی، تنویر جیلانی، ثمر فردوس، ثناء اللہ ظہیر، جوہر لدھیانوی، جمیل رام پوری، جوشو مغل دین، حافظ لدھیانوی، حزیں لدھیانوی، حبیب جالب، حمید شاکر، خاور زیدی، خرم خلیق، خلیق قریشی ، خاورجیلانی، درد جالندھری، ریاض مجید، ریاض احمد قادری، ریاض احمد پرواز، رشید احمد گوریجہ، رفعت ہاشمی، رفعت قادری، زاہد فخری، زیارت حسین جمیل، سعید اختر حکیم، ساحر قدوائی حکیم، سکندر ایاز سید، سعید الفت ، سمیع اللہ عرفی، سلیم بیتاب، کشور علیگ، شفقت بٹالوی، شوق عرفانی، شوکت علی قمر، شبیر احمد قادری، شفقت حسین، سعید اختر حکیم، ساحر قدوائی حکیم، سکندر ایاز سید، سرور خاں سرور، صائم چشتی، صابر رضا، ضیا محی الدین، ضیا حسین ضیا، طاہر صدیقی، طالب جالندھری، طالب فیصل آبادی، ظہیر سلیمی، ظہیر قریشی، ظفر عجمی، عبداللہ کامل دہلوی، عزیز انجم حیدر، عصمت اللہ، عظمت اللہ، عبیر ابوذری، علی اکبر عباس، علی اختر، عارف رضا، عبدالغفور، عبدالستار نیازی، عارف بخاری، عاشق حسین کنگ، عدیم ہاشمی، علی محمد ماہی، غلام رسول تنویر، غلام رسول شوق، غفور شاہد، فیض جھنجھانوی، فراز صدیقی، فرخ بخاری، قمر لدھیانوی، قیوم ناصر، کنور مہندر سنگھ، بیدی سحر، کاشف نعمانی، کوثر علی، کوثر علیمی، گرد چرن داس، لالہ مرلی دھرم شاد، لالہ شنکر لال شنکر، منظور احمد منظور، محمد حسن لطیفی، منظر مفتی، محمد وکیل جیلانی، منظور حسین شور، محمد جہانگیر عالم، بکرم لدھیانوی، سرور بدایونی ، محمد افضل خاکسار، محمد اصغر ساجد، محمود ثنا، محمود رضا سید، ممتاز کنول، محمد جاوید تسکین، مقصود وفا، محمد انور ورک، محبوب سرحد، مظہر مشتاق، نذر جاوید، نسیم سید، نادر جوجی، نصرت صدیقی، نعمت احمر، نعیم ثاقب، نور محمد نور کپورتھلوی، ناز خیالوی ، نصیر احمد نصیر، نصیر بلوچ، واصل ہاشمی، وحید احمد، ڈاکٹر وحید احمد، ہوش ترمذی، ہمایوں خان، یونس جیلانی، یعقوب سہارن پوری۔[[31]](#endnote-31)

#### فیصل آباد کی معروف شخصیات

#### انور علی بھٹی ۔ فیصل آباد کے پہلے پنجابی انشائیہ نگار

انورؔ علی بھٹی صاحب فیصل آباد کے مشہور و معروف شاعر ، ادیب ، انشائیہ نگار اور نقاد تھے ۔ وہ بنیادی طور پر زرعی سائنس دان تھے ۔مگر علم وادب اور شعر و شاعری کے ساتھ ان کی گہری وابستگی تھی ۔ انہوں نے اپنے علمی وادبی کیرئیر کے دوران 14 سے زائد کتابیں کھیں ۔ جو اُن کی حیات میں نہ چھپ سکیں۔ مگر اُن کے بیٹےاحمدؔ رضا بھٹی کا ان کتابوں کو چھپوا کرسامنے لانا ادب کے ساتھ گہری دوستی کی علامت ہے ۔ انورؔ علی بھٹی کی اب تک تین کتا میں شائع ہو چکی ہیں ۔ جن میں "انشائیہ دے انگ ( تحقیق ) ، لیِکاں ( پنجابی انشائے ) اور دل دے بُو ہے ( پنجابی شاعری ) شامل ہیں ۔ انور ؔعلی بھٹی صاحب 31 جنوری 1922 ء کو 192 گ ب مرید والہ میں مشہور پنجابی شاعر حضرت مظہرؔ حیدرییؒ کے گھر پیدا ہوۓ ۔ حضرت مظہرؔ حیدری خود بھی صاحب کتب شاعر ہیں ۔ ان کی "شخصیت اور فکر وفن "پر جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کی طرف سے رانا راشدؔعلی نے ایم اے پنجابی کا مقالہ بھی لکھا ہے ۔ اس مقالہ کی نگران پروفیسر ڈاکٹر ثوبیہ اسلم صاحبہ تھیں ۔

#### پروفیسر یونس جیلانی ۔۔۔ فیصل آباد کے قومی ایوارڈ یافتہ ڈرامہ نگار

" قیام پاکستان کے وقت پاکستان کے حصے میں کل 3 ریڈیو اسٹیشن آئے۔ ان میں سابق مشرقی پاکستان میں ڈھا کہ سینئر اور مغربی پاکستان میں پشاور اور لاہور۔ پاکستان کی ملکی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ، قومی و بین الاقوامی خبروں سے عوام کو باخبر رکھنے اور علمی ، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں کو فعال بنانے میں حکومت نے پانچ سات میں متعدد نئے ریڈیو مراکز قائم کئے ۔ یہ سلسلہ جاری رہا اور ملک میں پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے بڑے شہروں کے بعد اب چھوٹے شہروں میں ریڈیو پاکستان کے مراکز قائم کرنے کا پروگرام مرتب کیا ہے اور نئے مراکز قائم کئے جارہے ہیں ۔ عوام کو تفریح مہیا کرنے کے لئے ماضی میں موسیقی اور ڈرامہ پر خاص توجہ دی جاتی تھی ۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے تمام نامور ، مقبول اور عظیم گلوکار وگلوکارہ اور صدا کار وادا کا رریڈیو پاکستان ہی سے تربیت حاصل کر کے ٹیلی ویژن ،فلم اور اسٹیج تک پہنچے۔[[32]](#endnote-32)

#### **شاعر ، ادیب**

( آا ) آتش کشمیری ، آس لدھیانوی ، انور علی بھٹی ، آزاد شیرازی ، آذرعسکری ، آصف بشیر چشتی ، استاد دامن ، اختیاراختر ، انور محمود خالد ڈاکٹر، ارشد جاوید ،اقبال شیدا ، اقبال گور بچہ ، امداد حسین امداد ڈاکٹر ، اختر بھٹی ، اختر سدیدی ، افضل احسن رندھاوا ، اشرف اشعری ، ایس اے علوی ، احمد رضا بھٹی ، اشفاق بخاری ، اکرم رضا ، امیر قزلباش دہلوی ، اسماعیل سفری ، احمد ریاض ، اقبال اختر ، امین راہی ، اسیر سوہلوی ، اقبال نوید ، اشرف ریاض ، ابراہیم شیم ، احسن زیدی ڈاکٹر . اغر یگانہ ، افضل ساحر ، امین راہی ، انجم سلیمی ، میاں اعجاز احمد قادری ، احسان الحق خوشتر وارثی ، اے ایی عاطف ، احسان احمد غوری ، اسماعیل متوالہ ، افتخار فیصل ، اسلم طارق ، اختر لدھیانوی ، اعجاز کنور راجہ، افتخار نسیم ، انجم خلیق قریشی ، افضال احمد انور، احمد شہباز خاور ، اکرام مجید ، اصغرعلی تبسم ، اخترصدیقی ، اشفاق بابر ، اظہر سعید ڈاکٹر ، اخلاق حیدر آبادی ، اقتدار واجد ، ایس ایم صادق ، انورانیق ، اظہار احمد گلزار ، الیشع ایاز ، احمد مطلوب در پن ، ایوب خاور شنوا ، ارشد بیلی ، احمد دین ( قصہ خواں ) آصف سردار آرائیں۔

( ب ) بری نظامی ، بیدل کا نپوری بسمل شمسی ، بدرمنیر ڈار پروفیسر ،بیکس بٹالوی ، با باصادق

( ت ) تاج محمو دروحی ، تنویر جیلانی

( ث ) ثمر فردوسی ، ثنا ء اللیہ ظہیر

( ج ) جو ہر جالندھری ، جمیل رامپوری ، جاوید انور ڈاکٹر ، جوشوافضل الدین ، حامد حسین حامد استاد، جمیل لاہوری ، جگنوگورداسپوری ، جیراسکین، جعفر حسین مبارک ڈاکٹر ، جاوید اسلم

( ح ) حافظ لدھیانوی ، حزیں لدھیانوی، حبیب جالب ، حسن اختر جلیل ، حافظ محمدحسین حافظ ، حاتم بھٹی ، حامد رضا سید ، حشمت اللہ پروفیسر ، حفیظ راغب ، حمید شاکر ، حسن قمر چنیوٹی ، حبیب العیشی ، حافظ ابراہیم ،حمیدنسیم ( ریڈیورائٹر) حیدرشکیب، حسن مسعود ، حمیدمحسن پروفیسر

( خ ) خاور زیدی ، خرم خلیق، خلیق قریشی ، خرم علیم ، خاور جیلانی ، حامدیسین

(د ) درد جالندھری ، دلاور عسکری ، دلشاداحمد چن

( ر ) ریاض احمد قادری پروفیسر ، ریاض شاہد پروفیسر ، راشد قمر ، ریاض احمد پرواز ، رشید جالندھری ، رفیق تاج ، را نا غلام رسول ، رخسانہ سحر ، رانا بشیر احمد ، رشید احمد گوریجہ پروفیسر ،رفیق پاشا ، رفیق تشنہ ، رفعت ہاشمی ، میاں رفعت قادری ، رفاقت حسین ممتاز ، ریاض مجید ڈاکٹر ،رضوان علی

( ز ) زاہد فخری ، زیارت حسین جمیل ، زاہد عکاسی ، زاہد بلالی

( س ) سعید اختر حکیم ، ساحرقدوائی حکیم ، سہیل سالک ، سکند را یاز زیدی ، سعیدالفت ، سمیع الله عرفی ، سفیر حسین نامی ، سید ہ تو قیر آس کاظمی ، سلیم بیتاب ، سر ور خاں سرور ، سہیل بزمی، سعیده رشم پروفیسر، سلیم جیلانی سیّد، سعید عدیل، سلیم اخترجاذب

( ش ) شور علیگ ، شکیب حیدر ، طاہر دیو بندی ، شوکت قادری ، شفقت بٹالوی ، شوق عرفانی ، شوکت علی قمر پروفیسر ، شبیر احمد قادری پروفیسر، شفیق احمدشفیق ، شاکر عروجی ، شفقت حسین شفقت پروفیسر، شاد نیرڈاکٹر، بشنراد بیگ ، شاہداشرف ، شریف خالد ، شوکت نسیم اخگر ، شکیل اورنگ آبادی ، شہراداسلم ( انگلینڈ ) ، شاہین بیگ ، شاہد عباس شاہد

( ص ) صومعی کاشمیری ، صابر ایوبی، صوفی احمد علی ، صائم چشتی الحاج ، صفدر علی علوی ، صوفی حشمت علی ، صفدر حسین ، صابررضا ، صفیہ صابری ، صابرایوبی

( ض ) ضیاءمحی الدین ( ایکٹر) ضیاء حسین ضیا ء علامہ

( ط ) طاہر صدیقی ، طالب جالندھری ، طالب فیصل آبادی، طفیل سلیم ہوشیار پوری ، طالق ہمدانی لدھیانوی ، طلعت یوسفی ، طاہر صدیقی پروفیسر، طارق رضا چوہدری

( ظ) ظہیر سلیمی، ظہیر قریشی ، ظفر عجمی

( ع ) عبدالحق کامل دہلوی ، عزیز انجم حیدر ، عصمت اللہ پروفیسر ،عظمت اللہ پروفیسر ،عبیرابوذری ، عامر سلیم، بیتاب، علی اکبرعباس، عبدالوحیداختر ، عالم خاں ڈاکٹر، علی اختر ، عمرد ین الفت وارثی ، عارف رضا، عاہد جمیل عابد ، عبدالغفور صدیقی ، عبدالغفور درشن ، عبدالستار نیازی ، عارف بخاری ، عبدالقیوم خان، عابد شاہین ، عاشق حسین کنگ ، عدیم ہاشمی علی محمد ماہی ، پروفیسر عبدالقیوم حسان ، عبدالواحد، علی زریون، عبد الستار شاہی ، عمر فاروق مرزا، علیم الرحمٰن حیدر ، عبداللہ حسین عارف زیدی سیّد

( غ ) غلام رسول تنویر پروفیسر ، غلام رسول شوق پروفیسر ،غلام محمد نقشؔ ہاشمی ، غفور شاہد ، غلام احمد حریری ، غلام میراں شیرازی ، غوث شیرازی

( ف ) فیض جھنجھانوی ، فیاض ہریانوی ، فراز صدیقی ، فاروق قمر زیدی ، فیاض احمد فیاض ، فیاض علی فیضی ، فیروز نظر ، فرخ بخاری ڈاکٹر، اشفاق عنبرعظیمی ، فیاض تشنہ

( ق ) قمر لدھیانوی ، قمر صدیقی ، قیوم ناصر

( ک ) کانا ، کنور مہندرسنگھ بیدی سحر ، کاشف نعمانی ، کوثر لدھیانوی ، کوثر علی ، کوثر علیمی ، کامران جیلانی، کبیر چو ہدری ، کامران جیون

( گ ) گرو چرن داس ( مصنف )

( ل ) لالہ مرلی دھر شاد ( شاعر ، جنرل مینجر لال کاٹن ملز) لالہ شنکر لال شنکر

( م ) مظہر حیدری ؒ( لبھو خاں ) ، منظور احمد منظور، منظور ہاشمی ، مشتاق اسلام آبادی ، م۔ حسن لطیفی، محمد مسلم عسکری ، منظر مفتی پروفیسر، مسعودمختار، محمد وکیل جیلانی سیّد، محمد جمیل جیلانی سیّد ، منظور حسین شور، محمد عبداللہ کامل پروفیسر، محمد یوسف ہارون، محمد جہانگیر عالم ، مکرم لدھیانوی ،مسعودقمر ، مسرور بدایونی ، محمد اقبال منصور قاری ، محمد افسر ساجد، محمد افضل خاکسار، منظر فارانی، مختار کھرل ، معظم بن ظہور، محمد علی زخمی ، محمد اشرف خیالی ، محمودکنول، محمد لطیف ساجد ، محمد شبیر خان، محمود ثناء، محمودرضاسید، ممتاز کنول ،صوفی محمد حسین صوفی ، محمد جاوید تسکین ، مقبول احمد ساجد ، محمد اعجازتبسم ، محمد سرفراز ناز ، مقصود وفا ، میجر اسحاق ، منتظراقتدار مہدی ، محمد آصف ملک ، محمد آصف سیاه پوش ، محمد یسین سعید ، محمد انور ورک ، محمد ایوب پروفیسر ، مختارعمیم شیلوہ، محبوب سرمد، محمودسرور ، مظہر مشتاق ، مدثر کھرل ، محمدعلی سعد

( ن ) نذررضوی، نسیم سید، ندیم باری ، نادر جاجوی ، نیئر عباس ، نصرت صدیقی ،نظر لدھیانوی ، ناہید نواز خان ، نعمت احمر ، نذر جا وید، نعیم ثاقب، نسیم صحرائی ، نورمحمد کپورتھلوی ، ناز خیالوی ، نصیر احمد چیمہ، نعیم اختر آزاد، نظر کبیر پوری

(و) و اصل ہاشمی ، وحید احمد ( ناولسٹ ) وحیداحمد ڈاکٹر ، وارث علی وارث

( ہ ) ہوش ترمذی ، ہمایوں خان

( یے ) یونس جیلانی پروفیسر، یعقوب سہارن

#### شاعرات وافسانہ نگار

بیگم کنیر فاطمہ اسحاق، بیگم شبنم طفیل ، سعیده رشم ، کوثر صدیقی ، اعجاز نسرین ( افسانہ نگار ) رابعہ سرفراز ، فرحت صدیقی ، بتول زہرا ، روشانے سبعین ، ناز فاطمہ ، کنیر فاطمہ مقدس ، ناہید اختر ، بشری ناز ، شان سعید ، مینال نعیم مجوکہ ، فرحت شہزاد ،شمیم اختر، شاز یہ شریف ، فوزیہ ہاشمی ، ضیاء بتول ، طاہرہ اقبال،شکیلہ شام ، صدف شاه ، گلفام نقوی، شفق علی چوہدری ، کائنات احمد، سمیراکھرل، صفیہ حیات ۔

#### صحافی

( ۱ ) اعجاز حشمت ، کمال نظامی ، اعجاز بٹالوی ، اختر سد یدی ، ارشد تابانی میاں ، اختر حسین اختر ، آغاار باب خاور ، اصغرعلی جہانگیر ، احمداثبات

(ب) برکت داراپوری ، باری علیگ ، میاں بشیر اعجاز ، بشیر ممتاز

(ت) تنویر جیلانی ، تنویر حیدری

( ج ) جانباز مرزا

( ح ) حسن شار ، حیدر چوہدری ڈاکٹر حفیظ احمد

( غ ) خلیق قریشی ، خرم خلیق

( ر ) ریاست علی آزاد ( صحافی ، ایڈیٹر ڈیلی غریب ) رمضان سرور خان ( ایڈیٹر ہفت روزہ لائل پور) رفعت سروش فیصل ، ریحانہ حمید تبسم

( س ) سردار عبدالعلیم ، سعادت سعید

( ش ) شاہ محمد عزیز ( ایڈ یٹرڈ یلی بزنس رپورٹ ) شفقت بٹالوی ، شاکر عروجی

( ص ) صفدر بخاری

( ظ ) ظہیر قریشی ( ایڈ یٹر ڈیلی عوام )

( ع ) عبدالرشید غازی ، عبدالمجید ( ایڈیٹر دی پاکستان ٹائمنر ) علی محمد خادم ، عبدالغنی چیمہ، عبدالرحمٰن بخاری حاجی ( بخاری بیڈشیٹ صحافی ، اخبار کوہستان ) عبدالغی مہجورسیّد

(غ) غلام رسول جنڈ یالوی مولوی ، غلام نبی کالر

(ف) فضل احمد چوہدری

( ک ) کنورتنویر شوکت

(ق) قمرلدھیانوی، قمر بخاری

(م) محبوب جاوید میاں، محمد سرور رانا، مجاہد منصوری، محمود کنول ، محمد افضل شاہد، مسعود مختار، محمد عثمان بھکروان

(ن) ناسخ سیفی، نسیم حجازی (ایڈیٹر کوہستان) نذیر ناجی، نوید اقبال

(ی ے) یونس سلمان

#### علامہ اقبال لائبریری ( کارونیشن لائبریری )

علامہ اقبال لائبریری ضلع کچہری اور دفاتر ضلع کونسل کے قریب واقع ہے اور تقریباًپچانوے سال سے لوگ اس سے استفادہ کر رہے ہیں ۔ قبل از یں اس کا نام کا رونیشن لائبریری تھا ۔ جو کہ جارج پنجم کی رسم تاجپوشی کی یادولا تا ہے ۔ انگریزی حکومت کے دورِ حکومت میں اس کا نام پیپلز ڈسٹرکٹ لائبریری رکھا گیا ۔ مگر اب اس کا نام شاعرمشرق ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم سے موسوم کر کے علامہ اقبال لائبریری رکھا گیا ہے ۔ اس لائبریری کا سنگ بنیاد 24 جنوری 1912 ءکو جناب ایم ڈبلیوڈگلس سی آئی ای ڈپٹی کمشنر فیصل آباد نے رکھا اور 14 دسمبر 1914 ءکو یہ لا ئبریری اپنی مختصرسی عمارت میں عوام کے لئے کھول دی گئی ۔ابتداء میں اس کے جملہ اخراجات ڈسٹرکٹ بورڈ فیصل آباد نے برداشت کئے ۔بعد میں میونسپل کمیٹی اور شہر کے چند مخّیر حضرات نے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا ۔ آج کل اس کے تمام اخراجات ڈسٹرکٹ کونسل فیصل آباد پورے کرتی ہے ۔ قیام پاکستان سے قبل جناب عبدالرحیم آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر فیصل آباد جو کہ بلحاظ عہدہ انتظامی کمیٹی لائبریری ہذا کے چیئر مین بھی تھے نے اپنی ذا تی دلچسپی اور توجہ سے45-1944ء میں اس کی ہیت اور انتظامی امور میں نئے باب کا اضافہ کیا ۔ انہوں نے جز وقتی لائبریرین کی بجائے کل وقتی لائبریرین کا بندوبست کیا ۔ اس کے قوائد وضوابط کو نئے سرے سے ترتیب دیا ۔ کتب کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا ۔ ریز روفنڈ قائم کیا اور لائبریری عمارت میں توسیع کی ۔ شہر کی دیگر نامور شخصیتوں کو بھی لائبریری کی ترقی میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کیا ۔ قیام پاکستان کے بعد لائبریری ہذا نے ترقی کی مزید منازل طے کیں ۔ چنانچہ آج کل اس لائبریری کا شمار ضلع کی ممتاز لائبریریوں میں ہوتا ہے۔لائبریری کی موجودگی عمارت 4 کمروں مشتمل ہے ۔3 بڑے ہال کمرے ہیں ۔ایک بڑا حال دارالمطالعہ ( ریڈنگ روم )کیلئے مخصوص ہے ۔ جس میں تمام قومی اور مقامی اخبارات مہیا کئے جاتے ہیں ۔

#### تخلیق پاکستان میں فیصل آبا دکا کردار

18 اگست 1937 ء کو فیصل آباد کے مسلم طلباء نے بھی اس تحریک کی حمایت میں ایک بیان جاری کیا ۔ جن میں گورنمنٹ کالج کے فقیرمحمد، مختار احمد اور نثاراحمد ، خالصہ کالج کے مقبول احمد اور نذر محمد اور زراعتی کالج فیصل آباد کے محمد عباس نمایاں تھے ۔ اس سلسلے میں 8نومبر 1937 ء کو گورنمنٹ کالج فیصل آباد میں اسکے مسلم طلباء کا ایک اجلاس ہوا ۔ جس میں اس کالج کے تھر ڈائیر کے طالب علم ارشاداحمد نے مسلمانوں کے لئے الگ وطن کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں خطاب کیا اور مسلم طلباء سے اپیل کی کہ وہ آپس میں متحد ہو کر اس عظیم مقصد کے لئے جد و جہد کر میں ۔ اس اجلاس میں عارضی طور پر عاصم نظامی کوصدر ، امدادارشاداحمد کوسیکرٹری منتخب کیا گیا اور اسی اجلاس میں بھی فیصلہ کیا گیا کہ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی شاخ فیصل آباد میں بہت جلد قائم کی جائیگی ۔1938-39ء کے دوران قیام پاکستان کی فیصل آباد میں شاخ بن چکی تھی ۔ جس میں خلیق قریشی مرحوم اور ریاض الدین آف جڑانوالہ شامل تھے ۔ جبکہ تحریک پاکستان کا با قاعدہ آغاز مارچ 1940 ء سے ہوا ۔ جب آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے ستائیسو یں سالانہ اجلاس میں 23 مارچ 1940 ء ایک قرار داد ( قرار داد لاہور ۔ قرارداد پاکستان ) منظور کی ۔جس میں برصغیر کے مسلمانوں کیلئے ایک الگ وطن کے قیام کو اپنا نصب العین قرار دیا گیا ۔ جس میں وہ اپنے عقیدے اور نظریے کے مطابق زندگی بسر کر سکیں ۔اس اجلاس کی استقبالیہ کمیٹی میں فیصل آباد شہر کے ایم اے مختارر پیش پیش تھے ۔ مسلم لیگ ضلع فیصل آباد کے جو اصحاب اس اجلاس میں بطور مندوب شریک ہوۓ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں ۔ 1- چوہدری عزیز الدین پلیڈر2- خواجہ غلام حسین ایڈووکیٹ 3- چوہدری رحمت علی ناگرہ 4- چوہدری غلام رسول باجوہ5- عطامحمد صفدر سلیمی 6-ڈاکٹر فرید بخش 7 - چوہدری فضل احمد 8- چوہدری محمد اکبر بی ۔اے ، بی۔ایڈ 9 - محمد رمضان سرور۔اسکے بعد 20 جولائی 1941 ءکو فیصل آباد میں پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے ''پاکستان کا نفرنس ' ' کا اہتمام کیا ۔ اس کا نفرنس کا بولات فیصل آباد میں تحریک پاکستان کو بڑی تحریک ملی اور آزادی وطن کی جد و جہد تیز تر ہوگئی ۔

فیصل آباد کی تاریخ کا سب سے قیمتی لمحہ 17 نومبر 1942 ء میں آیا جب فیصل آباد میں پنجاب مسلم لیگ کی سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی ۔ جس میں شرکت کیلئے حضرت قائد اعظم بنفس نفیس تشریف لاۓ اور پاکستان کے قیام کی بشارت کے ساتھ ساتھ فیصل آباد کی بے پناہ صنعتی و حرفتی اور تجارتی ترقی کی بھی پیشگوئی کی اور اسے مستقبل کا ایک نہایت اہم قرار دیا ۔ (یہ قیمتی لمحے سلولا ئیڈفلم کی صورت میں محفوظ ہیں ) ۔ حضرت قائداعظم کی تشریف آوری کے موقع پرفیصل آباد کے مسلم عوام کا جوش و جذبہ دیدنی تھا اور ہر طرف پاکستان کا چرچا تھا ۔ پاکستان کے لئے حسن طلب کی شدت اور حضرت قائداعظم کے لئے عقیدت کے بے پناہ جذبات فیصل آباد کے مسلم عوام کے دلوں میں پاۓ جاتے تھے ۔ نامور اور مقبول مسلم لیگی راہنمامیاں عبدالباری آف جڑانوالہ فیصل آباد نے بطور چیرمین استقبالیہ کمیٹی حضرت قائداعظم کا فرمان سنایا ۔ اپنے خطاب کے دوران اس کا نفرنس کے افتتاح پر حضرت قائداعظم نے فرمایا ۔

” مجھے پنجاب کے مسلمانوں سے بہت سی باتیں کہنی ہیں پنجاب میں اب ایک نئی زندگی ہے ۔ مسلمان عوام اب مسلم لیگ کے ساتھ ہیں ۔خدا کی رحمت ہے کہ آج ہم منظم میں خدا کے فضل وکرم اور آپ کی مدد سے ہماری کا میابی یقینی ہے ۔ اب تک پاکستان کی جد و جہد میں مسلم اقلیت کے صوبوں کے مسلمان حصہ لیتے رہے ہیں ۔ حالانکہ زیادہ فائدہ اکثریت کے صوبوں کا ہے ۔ مگر اب صورت حال بدل چکی ہے ۔ اب ہر طبقہ کے لوگ مسلم لیگ کے ساتھ ہیں ۔ وہ ایک جھنڈے تلے کھڑے ہیں ۔ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہیں اور ایک آواز میں بولتے ہیں ‘ ‘ ۔ حضرت قائد اعظم کی اس فکر انگیز اور روح پرور تقریر اوران کی انقلاب آفریں راہنماشخصیت نے فیصل آباد کے مسلم عوام میں ایک نئی روح پھونک دی ۔ جس سے حصول پاکستان کا تحریک میں ایک نئی جان پڑ گئی ۔ اس جد و جہد میں فیصل آباد کے ہر طبقے کے لوگ شریک تھے ۔۔[[33]](#endnote-33)

#### تحریک آزادی میں فیصل آباد کے طلبہ :

آل انڈیا مسلم لیگ کے مارچ 1940 ء کے لاہور اجلاس کے بعد پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے فیصلہ کیا کہ چونکہ اس وقت صوبائی مسلم لیگ صوبے میں انتہائی غیرمو ثر اور غیرمنظم ہے ۔ اس لئے 23 مارچ کی قرارداد پاکستان کے مطابق پاکستان سکیم کو عوام میں متعارف کروانے کیلئے فیڈریشن کے پلیٹ فارم کو استعمال کیا جائے ۔ لہذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ پنجاب میں پاکستان سکیم کو متعارف کروانے اور اس کیلئے جد و جہد کرنے کا کلی سہرا پنجاب کے طالب علموں کے سر ہے ۔ اس سلسلے میں سال 1941 ء میں فیصل آباد میں منعقد ہونے والی دو کانفرنسیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ کیونکہ ان کا نفرنسوں نے سیاستدانوں کو ایک نئے تضاد میں الجھادیا گیا تھا ۔ فروری 1941 ء میں فیصل آباد میں فیڈریشن نے ایک تعلیمی کانفرنس منعقد کی ۔اس کانفرنس کی صدارت حاجی عبداللہ ہارون نے کی ۔اس موقعہ پر مقررین نے ہندوستان کے مسلمان طلبہ کے لئے حصول تعلیم میں در پیش دشواریوں کے ساتھ ساتھ ان دشواریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مختلف طریقوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ۔ اس ضمن میں اس بات پر خصوصی توجہ دی گئی کہ مسلمان طلبہ کو دینی تعلیم پر زیادہ توجہ دینی چاہئے ۔ [[34]](#endnote-34)

#### حلقہ ارباب ذوق:

حلقہ ارباب ذوق فیصل آباد حلقہ ارباب ذوق پاکستان کی شاخ ہے ۔ فیصل آبادمیں اس کا با قاعدہ آغاز 12 مئی 1972 ء میں ہوا ۔ جناب ریاض مجید ، احسن زیدی ، جز یں لدھیانوی ، انور علی بھٹی ، تنویر جیلانی ، انورمحمود خالد سلیم بیتاب، مسعود مختار، علی شوکت خواجہ، شہزادہ حسن، ظہیر سلیمی اور ارشاداحمد خان اس کے بانی رکن رہے ۔ اس کا پہلا اجلاس علامہ اقبال لائبریری میں منعقد ہوا ۔ جس میں تقریباً دوسو کے قریب ادیبوں ، شاعروں ، صحافیوں اور دیگر ارباب ذوق نے شرکت کی ۔ لاہور سے جناب شہزاداحمد کشور ناہید ، اور یوسف کامران بھی اس موقع پر موجود تھے ۔ اجلاس کی صدارت کشور ناہید نے کی ۔ حلقہ ارباب ذوق لاہور کے پرانے رکن اور عظیم دانشور جناب ڈاکٹر عزیز الحق نے اپنا مضمون "پرانے ترقی پسند نئے ترقی پسندوں کی نظر میں " پیش کیا ۔ بحث میں ناہید نواز خاں ، ریاض مجید ،انورمحمود خالد ، جزیں لدھیانوی ، سہیل جاذب ، صدیق سندھو ،نسیم سرور ، ملک حسن اختر ، ارشاداحمد خاں ، تنویر جیلانی وغیرہ شامل تھے ۔ جناب احسن زیدی اس کے پہلے سیکرٹری اور انور محمود جوائنٹ سیکرٹری مقرر ہوئے ۔ اور مجلس عاملہ مسعود مختار ، سلیم بیتاب مرحوم اور ریاض مجید پر مشتمل تھی ۔ بعدازاں انور محمود خالد ،مسعودمختار علی شوکت خواجہ ، ارشد جاوید ، ملک حسن اختر ، یوسف عزیز اور زاہدخری بھی حلقہ کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتے رہے ۔ یہ شہر کی سب سے فعال ادبی تنظیم ہے ۔ جسے بیرون شہر بھی معروف ادیبوں کا تعاون حاصل ہے ۔ اس کے تنقیدی اجلاس نوجوان شائقین ادب کیلئے ایک تربیت گاہ کا کام دیتے ہیں ۔اس تربیت گاہ سے نکلنے والے نوجوان ادیبوں میں کئی ایک ملک کے ممتازادیوں میں بھی شمار ہوتے ہیں ۔

#### دیگراد بی انجمنیں اور تنظیمیں:

پنجابی بزم ِاخلاق ( سرپرستان ، ملک حکیم محمد شریف اورسیّد بخت بہادر شاہ لائلپوری ، جنرل سیکرٹری محمدامین برق ہوشیارپوری، پراپیگنڈاسیکرٹری محمد سبحان بنگالی لائلپوری، صدراستاد محمد یعقوب شوق بٹالوی، اسسٹنٹ سیکرٹری محمد ابراہیم بیکس بٹالوی) پنجابی بزمِ ادب لائلپور( سرپرستان چوہدری علی اکبرخان ایڈوکیٹ سابق وزیرتعلیم، شیخ بشیر احمد صدرسٹی مسلم لیگ ، مولاناعلی محمد ماسلوی ، چوہدری محمدلطیف رندھاوا بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی، ماسٹرعلی محمد ہیڈ اوور ہالر کوہ نور ٹیکسٹائل ملز، ماسٹرمحمد رمضان ہیڈ مکینک کوہ نور ٹیکسٹائل ملز ، ملک ممتاز علی پروپرائٹر ملک گڈز انسپورٹ ، عبدالرحمان گورونانک پورہ ، حاجی سردارمحمد ، شیخ گلزار محمد)مجلس ارتقائے ادب، مجلس فکروفن ، برم ِنوید علم وادب، بزم ِ نسیم ادب ، ادب سرائے، پنجابی ادبی مجلس، پنجابی پرہیا، ہیومن گائیڈز/ صدف (صدر، شیخ اعجاز احمد) ، بزمِ صابری، یارانِ نکتہ داں، برم چناب رنگ ، انجمن ِفروغ فن وادب ریڈ یو، علی حیدر اکیڈمی، فیصل آباد اکیڈمی ، پنجا بی بزمِ بسمل، دائرہ مظہرفیصل آباد، بزم ارباب تنویر حلقہ ادب، بزمِ سخنور ،برم ِارباب قلم ( صدر ، کوثرعلیمی ) پنجابی ادبی سیوک ( صدر ، اے ایچ عاطف )، مرکزی بزم قائد پاکستان، ویلفئیر فورم (ڈاکٹر جعفر حسن مبارک ) اکائی فیصل آباد ( سیکرٹری شہزاد بیگ )، سخنورفاؤنڈیشن پاکستان ( آصف سردار آرائیں) مجلس معین ادب ( صدر پروفیسر طاہرصدیقی) اکائی لائنز کلب ( صدر ، پروفیسر خالد شیخ) ہم خیال /ترقی پسندمصنفین ( صدر انجم سلیمی ) بزم ِرفیق ادب ( صدر ، ڈاکٹر رفیق کمبوہ شاہد) مولوی غلام رسول اکیڈمی ( سیکرٹری ڈاکٹر پروفیسرشبیر قادری) انجمن فقیرون مصطفیٰ ( سیکرٹری ، میرنوازامیر ،پروفیسر ریاض قادری) بزمِ صائم چشتی ( سیکرٹری تبسم قادری ) کاروان ادب ( سیکرٹری سرور خان سرور) برم روش گوجرہ ( صدر اسلم غزالی) بز مِ تبسم گوجرہ ( تقسم بٹالوی ) حلقہ محبان ِگوجرہ ( سیف اللہ چیمہ ) نعت اکیڈمی ( سیکرٹری محدشفیق شہزاد) وتمثیل گر ( چیئرمین ، نصرت صدیقی ) جیسمین انٹرنیشنل ( چیئرمین ، رفعت یاسمین ) پنجابی ادبی سنگت (صدر ، ناصرمجید) برم مرادنعت ( سیکرٹری ، سرور قمر قادری ) بزمِ شان ( صدر ،شان بی بی ) رائٹر گلڈز فیصل آباد ( سیکرٹری ،اخلاق حیدرآبادی ) بزم عندلیبِ نعت ( صدر ، مرزاعلی شیر ) زرنگار ( صدر علامہ ضیاء حسین ضیاء ) بزم ِ منصور سحر( صدر ، منصور سحر) بزم علم فروغ ادب ( صدر، شاہ علی شاہ ) قرطاس (صدر،ڈاکٹر ریاض مجید )

#### فیصل آباد پرلکھی گئیں منظومات:

قارئین ادب کی دلچسپی کے لئے اس مضمون میں تمام منظومات احمدؔ رضا بھٹی صاحب کی مطبوعہ کتاب با موسومہ" منظوم فیصل آباد ( لائل پور ) 2015 ء "سے لی گئیں ہیں ۔ راقم الحروف اظہار تشکر کے طور پر مذکورہ کتاب کے محقق کا بے حد ممنون ہے۔ حکیم محمد رمضان اطہر مرحوم نے ( تاریخ وفات 12 مارچ 2016 ءکمال آبادقبرستان فیصل آباد ) "منظوم فیصل آباد" کے بارے میں اپنے منظوم خیالات کا اظہار اس طرح کیا ۔

دیکھو تو کون آج سرِ بام آ گیا

آتے ہی مشکبار فضاؤں پہ چھا گیا

بے شک شعور وفکر کا ہے رُخ بدل گیا یہ شہر ذوقِ شعر کے پیکر میں ڈھل گیا

احمد رضاؔ یہ آپ کا مطبوع مجموعہ اس شہرِ بے مثال کا منظوم تذکرہ

تحسین ! تیری سعی پیہم کو بے ریا تبریک ! تیری سوچ کا انداز ہے نیا

اک کہکشاں جڑی سرِ قرطاس ہے ضیا اک جاں فروز ولولہ عزم جواں ترا

شہکار پُر جلال ترا بولتا ہوا اس شہرِ نو بہار کے در کھولتا ہوا

تحرير مستنیر ہے ترتیب مستنیر ہر شعر مستنیر ہے ترکیب مستنیر

شعرائے ذی وقار کی نظمیں ہیں بیمثال فن کا عروج بھی ہے تو افکار لازوال

منظوم شاہکار میرے شہر کا ہے یہ برعکس شاندار میرے شہر کا ہے یہ

قلمی معاونت کا وہ رہبر ہے اشعریؔ اک آسمانِ شعر کا نّیر ہے اشعریؔ

اطہرؔ ہیں شاعروں کے مضامیں حسیں حسیں

احمدرضاؔ کا کام بھی ہے عہد آفریں

#### خلیق قریشی ۔ پیغام فردا

ارض ِلائل پور ، خاک طور یکسر نُور ہے

یہ زمیں معروف اور مشہور نزد و دُور ہے

یہ زمیں گہوارہ و سرچشمۂ تعلیم ہے

اہلِ دل کے واسطے یہ مرکز ِتکریم ہے

#### حضرت مظہر حیدریؒ۔سکونت

بار علاقہ لائل پور دا کھول سکونت دَسّاں

خاص تحصیل سمندری ساڈی جتھے یارو دَسّاں

اک سو بانوے چک اساڈا شاخ گوگیرہ یارو

شاید قسمت تور لیاوے ہودے پھیرا یارو

اسماعیل سفریؔ

ی ۔ یاد رکھیں پچھلے پنڈ تائیں موضع رام پور بلڑوں مقام میرا

ضلع ہوشیار پور سانوں لگدا سی اسماعیل سفری ؔہیگا نام میرا

چھاؤنی جالندھر وچ دُکان ہیسی ہیسی کتب فروشی کام میرا

سفریؔ لائل پوراج کل رہائش رکھے سبھناں دوستاں تائیں سلام میرا

#### انورؔعلی بھٹی ( چوہدری ) ۔آپا کپاہ داموسم

آیا کپاہ دا موسم کوئی نہ دُور جی

ویچ کے بھریئے کھیسے ہُن تے ضرور جی

کھڑیاں کپاواں سوہنی لائی بہار جے

چاندی دے کھیت دیکھاں آوے سُرور جی

#### حبیب جالبؔ ۔ لائل پور

لائل پور اک شہر ہے جس میں دل ہے مرا آباد

دھڑکن دھڑکن ساتھ ساتھ رہے گی اس بستی کی یاد

میٹھے بولوں کی وہ نگری گیتوں کا سنسار

ہنستے بستے ہائے وہ رستے نغمہ ریز دیار

#### احمد شہباز خاورؔ شہر ِخوش نہاد

قریۂ خوش نہاد زنده باد شہر ِفیصل آباد زنده باد

ہو ترے محسنوں کی عمر دراز جس کے دم سے ہے آج تو مختار

اہلِ دل ، اہلِ علم ، اہل ہنر گیت گاتے ہیں تیرے شام و سحر

انکی سب کا وشیں ہیں تیرے لئے چاہتیں ، خواہشیں ہیں تیرے لئے

#### اختر صدیقیؔ۔ فیصل آباد کی اونچی شان

وسط میں ہے اک گھنٹہ گھر دیتا ہے پل پل کی خبر

چاروں جانب ہے کہرام ہلکی چیزیں مہنگے دام

پھر بھی اس پر جان قربان

فیصل آباد کی اونچی شان

#### شیر افضل جعفری ؔ۔ عروس ُالبلاد

یہ عروس البلاد لائل پور

خلد سجدہ گزار اس کے حضور

#### رئیس امر د ہویؔ ۔ بلاعنوان

منٹگمری کا فرنگی نام وجۂ تنگ تھا کال ساہیوال تھا اس خطۂ مشہور کا

اب یہ فضل خالقِ اکبر عقیقہ کیجئے جیکب آباد ایبٹ آباد اور لائل پور کا

#### منظر مفتیؔ ( پروفیسر ) ۔لائلپور

آٹھ بازاروں کی بستی ، آٹھ بازاروں کا شہر

جس کے سنگھم پر کھڑا ہےگھنٹہ گھر

#### شوکت علی قمرؔ ( پروفیسر ) ۔ لائل پورے دی خیر

لائل پورے دی خیر

میرے

لائل پورے دی خیر

ساندل دی ایہہ بارنرالی

فطرت دی ایہہ نازاں پالی

تاریخاں وچ رُتبہ عالی

جنگل دے وچ منگل والی

بھاگاں والے پیر

لائل پورے دی خیر

#### علامہ رفعت ؔ ہاشمی۔ لائلپور

کیا نرالا شہر ِلائل پور ہے

صنعتی اوصاف سے معمور ہے

#### علی اختر ۔ بولیاں

اٹھاں کو پیاں داکشن کنہیا

گھنٹہ گھر لائل پور دا

میرے اندروں لائل پور بولے

فیصل آبا د جیبھ نہ چڑھے

#### ریاضؔ احمد قادری ( پروفیسر ) ۔شہر ِوفا آمیز فیصل آباد

میں اک شہر ِوفا آمیز فیصل آباد رہتا ہوں

اس کے دم قدم سے میں ہمیشہ شاد رہتا ہوں

مِرا یہ شہر الفت اور وفا کی ایک بستی ہے

ای بستی پہ رب کی ہر گھڑی رحمت برستی ہے

مِرے اس شہر کا جو چوک گھنٹہ میں ہے محور

یہی اک چوک اس کے آٹھ بازاروں کا ہے رہبر

#### اشرف اشعریؔ۔سرجیمز بروڈوُڈائل

آئے نظر نہ بے حسی لائلؔ کے شہر میں

سب کی رضا ہے باہمی لائلؔ کے شہر میں

سونا اُگل رہے ہیں مضافات شہر کے

ہر آدمی ہے لکھ پی لائلؔ کے شہر

#### سرورؔ بجنوری۔ فیصل آباد

فیصل آباد کل تھا لائل پور

اک فرنگی کے نام پر مسرور

فیصل آباد آج نام اس کا

چار جانب جہاں میں ہے مشہور

#### دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں مشاعرے

تقسیم ہند کے بعد دھوبی گھاٹ گراؤنڈ میں کئی سال تک پنجابی اور اردو مشاعروں کا بڑے منفرد انداز میں اہتمام ہوتا رہا۔ فیصل آباد کی مشہور ادبی تنظیمیں ’’پنجابی بزم اخلاق‘‘ اور ’’پنجابی بزم ادب‘‘ وغیرہ تھیں جو مشاعروں کا انعقاد کرتی تھیں۔حافظ لدھیانوی ’’متاع بے بہا‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’ملوں کی اس سرزمین میں مشینوں کے اس شہر میں صنعت کے اس مراکز میں کسی ادبی انجمن کا انعقاد کسی بزم ادب کا اجرا واقعی جہاد تھا۔ دوسرے بڑے شہروں میں ہوٹل ادب کا مرکز بن گئے۔ مشاعروں کے لیے وسیع و عریض ہال مخصوص ہو گئے۔ متعدد ادبی انجمنوں کے ماہانہ تنقیدی اجلاس ان شہروں کی ادبی زندگی کی امانت بن گئے، مگر فیصل آباد میں ایسے کسی ادبی مرکز کا نام و نشان نہ تھا‘‘[[35]](#endnote-35)

فیصل آباد میں برصغیر پاک و ہند کے عظیم اور مشہور مشاعروں کا سراغ ۱۹۴۲ء سے ملتا ہے۔گلدستہ مشاعرہ ۱۹۴۶ء نے مطابق:

’’بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۴۶ء نو بجے رات بزم سخن آراستہ ہوئی۔ محفل شعر پیراستہ ہال اپنی پوری وسعتوں اور گنجائشوں تک بھرا ہوا تھا۔ سٹیج کی مانند رنگارنگ قالینیں زینت بخش بھی۔ تو ذہن منور کی مثال بجلی کے قمقمہ روشن مان سرخروئی کو حاضر اہلِ محفل نرہان ہال کہہ رہے تھے۔

پان داری و سرخ و رو نمودی  
ما حیراں نہ کنیم جاں سیاری[[36]](#endnote-36)

مشاعروں میں شاکر عروجی، محمد سعید کاہی، ریاست علی آزاد، محمد اسماعیل ظفر، شریف حسین ناز بدایونی، خلیق، جگن ناتھ آزاد، احسان دانش، بوم میرٹھی، سید وجی الدین، احمد ہمدان، سید محی الدین احمد، سید منشا دہلوی، شاکر بغدادی، صوفی سید وصی الدین عارف، شیخ جھنجھانوی، مے کش نافذ دہلوی، محمد علی ملک نے اپنی غزلیات پیش کیں۔ان کے بعد سحر، جوش، نوح ناروی، پنڈت کیفی، دہلوی اور دیگر شعرا کرام بھی شرکت کی۔ مرلی دھرشاد کی شخصیت کے بارے میں ’’جہان دانش‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’مرلی دھر شاد شراب کے نشے میں بھی بصیرت کا دامن نہ چھوڑتا اور مستحق لوگوں سے علم و سخاوت کا برتاؤ روا رکھتا۔ جب وہ کسی مصیبت سنتا یادیکھتا اسے پسینے آجاتے اور ان کی آنکھیں بے رونق ہو جاتیں۔ جیسے پرانے مندروں اور مزاروں پر بجھے ہوئے چراغ۔ وہ حکومت کا خیر خواہ ہونے کے باوجود دلوں کی دھڑکنوں کو سمجھتا اور سنتا جانتا تھا‘‘[[37]](#endnote-37)

تغزل ختم ہے اب ان پہ اے شاد  
کہاں ہے بے خود معجز بیاں سے[[38]](#endnote-38)

صوفی تبسم:

درد سے سنواری ہے روحِ زندگی ہم نے  
درد کو نہ راس آئی زندگی تو کیا ہوگا[[39]](#endnote-39)

محشر بدایونی:

غم دوستی سخت صدمہ ہے محشر  
یہ صدمہ دل و داستاں تک نہ پہنچے[[40]](#endnote-40)

مشاعروں کے ساتھ سٹیج ڈرامے کی طرف بھی توجہ دی گئی۔نصیر الدین احمد قریشی اپنے وقت کے بہت بڑے اداکار تھے۔ ڈاکٹر ریاض مجید کی تصنیف ’’رفحان میں ایک شام‘‘ میں یوں درج ہے:

’’رفحان کا مشاعرہ حسن انتظام، انتخاب شعرا کے سلسلہ میں مشاعروں کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کل پاکستان مشاعرہ ایک یادگار مشاعرہ ہے۔ اس میں تمام مکتبہ فکر کے نمائندہ شعرا نے شمولیت فرما کر اس مشاعرہ کو لافانی یادگار کی حیثیت دے دی۔ رفحان انڈسٹریز کا ترتیب کردہ مشاعرہ اس اعتبار سے بے حد قابل قدر ہے کہ اس بہانے ہماری ایک اچھی ادبی روایت، نئے خون سے ہم کنار ہوئی ہے‘‘[[41]](#endnote-41)

ڈاکٹر ریاض مجید:

گرفت اس کی نہ تھی میری تھی آتے موسم پر  
جو ہو گیا یہی انجام کار ہونا تھا[[42]](#endnote-42)

۱۹۳۴ء میں ہونے والے مشاعرہ کا طرح مصرع کچھ یوں تھا:

قاصد لا دے خبر یار کی آجانے کی[[43]](#endnote-43)

دوسرا مصرع:

میرے دل پر جو گزرتی ہے گزر جانے دو[[44]](#endnote-44)

فیصل آباد میں سرکاری سرپرستی میں کوئی انجمن یا ادارہ ادیبوں کی رہنمائی کے لیے موجود نہ تھا۔ مگر مقامی سطح پر لوگ خود ہی علم و ادب کے فروغ کے لیے مصروف عمل تھے۔دیگر گروہ میں وہ شعرا شامل ہیں جو روایتی انداز رکھتے ہوئے غزل کے بدلے ہوئے معنوی ماحول سے متاثر ہوئے ہیں۔ زبان و بیان سے اگرچہ ان کا تعلق بھی روایت پسند گروہ سے ہے۔ فکر ان کے ہاں اپنے مشاہدات و محاورات کو نئے انداز سے کچھ پیش کرنے کی آرزو نظر آتی ہے۔تیسرا گروہ ان شاعروں کا ہے جو روایتی انداز رکھتے ہوئے بھی غزل کے ماحول سے متاثر ہوئے ہیں۔ جن کے ہاں نیا طرز احساس اور بات کہنے کا منفرد لب و لہجہ ملتا ہے۔ انھوں نے مقامی شعری فضا کو غزل کے نئے ذائقوں سے روشناس کروایا۔ تقسیم کے بعد کی دوسری دہائی میں ہمیں غزل کے ابتدائی نقوش ملتے ہیں۔ اس فضا میں ہمیں افضل احسن، نذیر ناجی، شفقت ہمایوں، روحی کنجاہی اور تنویر جیلانی کے ہاں موضوعات کی تازگی اور لب و لہجہ میں ایک نمایاں تبدیلی نظر آتی ہے۔ ان شاعروں نے نئی غزل کی تشکیل و تعمیر میں نمایاں حصہ لیا۔

#### ماحصل

اس شہر کی خاص ادبی فضا او ر مذہبی ماحول کے سبب یہاں مذہبی موضوعات پر بہت ادب تخلیق ہوا ۔ عظم نعت نگار حافظ لدھیانوی کے تیس سے زائد نعتیہ مجموعے شائع ہوئے اسی طرح صائم چشتی کی سینکڑوں کتابوں امین نقوی اور دوسرے اکابرین کی کتابوں سے یہاں ایک مذہبی ادبی ماحول پیدا ہوا جس سےپاکستان میں اسے "شہر نعت" کہا گیا یہاں حمد و نعت کے فروغ کے لئے متعدد علمی ادارے اور اکیڈمیاں کام کر رہی ہیں ۔ "نعت اکادمی" فیصل آباد نے سو کے قریب نعتیہ کتابیں شائع کی ہیں اس شہرسے اردو نعت ، اردو نثر میں سیرت رسول ، عربی نعت، اردو میں میلاد نامے، اردو منقبت نگاری ، اردو کی دعائیہ شاعری کے علاوہ بیسووں موضوعات پر ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح کا تحقیقی و تنقیدی کام ہو چکا ہے۔ حمد ونعت کے وہ مجموعے جو اس شہر سے چھپے۔ ان کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ اس شہر میں مذہبی مضامین و موضوعات پر ہونے والے کام کی مقدار اور معیار ایسا ہے کہ اس کے جداگانہ مطالعے کے لئے پی ایچ ڈی کی سطح کے تحقیقی و تنقیدی کام کی ضرورت ہے۔خصوصاً اردو کی مختلف مذہبی اصنافِ سخن میں فیصل آباد کے شاعروں نے گزشتہ قریباً سوا سو سال میں جو خدمات سر انجام دی ہیں اس کے تحقیقی و تنقیدی مطالعے کی ضرورت کے پیش نظر یہ مقالہ مرتب کیا گیا۔اس مقالہ میں ادوار کے حوالے سے یعنی آغاز سے ۱۹۴۷ء تکـــــ ۱۹۴۷ء سے ۲۰۰۰ء تک اور ۲۰۰۰ء سے تاحال تک فیصل آباد میں حمد، نعت، منقبت ، مرتبہ اور سلام کی اصناف سخن کا جائزہ لیا گیا ہے اور مذہبی اصناف سخن کے تناظر میں فیصل آباد کی شاعری کا جائزہ لیا گیا ہے۔معاصر ادبی منظر نامے میں فیصل آباد کی حمد ونعت اور دیگر مذہبی موضوعات پر لکھی جانے والی شاعری کی ضرورت اس لئے تھی کہ یہاں ان اصناف پر ہونے والے کام کی انفرادیت نے مذہبی اصناف سخن حمدونعت وغیرہ کے یہاں کے تخلیقی ماحول میں تازہ کاری کا اضافہ کیا اس شہر میں ان موضوعات پر جوسینکڑوں کتابیں شائع ہوئی ہیں ان کے جداگانہ تخصصّ کے جائزہ کی ضرورت کے پیش نظر یہ مقالہ مرتب کیا گیا تا کہ حمد ونعت اور مذہبی شاعری کی پوری فضا میں اس شہر کی تخلیقی کارکردگی (Contribution)کا اندازہ لگایا جا سکے۔مزید یہ کہ فیصل آباد میں مذہبی اصناف سخن حمد باری تعالیٰ نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ، منقبت صحابہ ، دعا اور مناجات ، مرثیہ اور سلام وغیرہ کے موضوع پر جو شاعری ہوئی ہے اس سے یہ شہر ہی نہیں پوری اردو دنیا متاثر اور ثروت مند ہوئی ہے اس موضوع پر ابھی تک کوئی تحقیقی و تنقیدی کام نہیں ہو ا تھا۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ اس شہر میں مذہبی موضوعات کا تفصیل سے تجزیہ کیا جائےاور اس شہر سے چھپنے والے حمدیہ اور نعتیہ اور دیگر مذہبی مجموعوں کی فکری و فنی محاسن کے ادبی مقام و مرتبہ کو متعین کرنے کی کوشش کی جائے ۔واضح رہے کہ اس شہر میں مذہبی مضامین وموضوعات پر چھپنے والی کتابوں کی تعداد ہزاروں میں ہے جن میں سے حمد ونعت ومناقب و مرثیہ کی کتابیں بھی سینکڑوں میں ہیں۔ حافظ لدھیانوی، صائم چشتی، امین نقوی، ریاض مجید، طاہر صدیقی اور دوسرے کئی شاعروں نے ان اصناف سخن میں رجحان ساز اضافے کئے ہیں ۔فیصل آباد کی تاریخ، آباد کاری، ابتدائی تعلیمی ادارے، ادبی انجمنیں، مذہبی درس گاہیں، قیام پاکستان سے پہلی کی ادبی فضا، قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی آمد، شہر کی معاشرتی ترقی، تہذیبی و ثقافتی اور علمی و ادبی سرگرمیوں میں وسعت اور تیزی اخبارات و رسائل کا آغاز، تعلیمی ادارے کالج اوریونیورسٹیوں کا قیام، اکیسویں صدی میں ادب، صحافت، تہذیب ، ثقافت، صحافت کا پھیلاؤ، معاصر شعری منظر نامہ، اشاعتی ادارے، ادبی شخصیات یہاں کی ثقافت کہ اہم عناصر ہیں۔

### حوالہ جات

1. اشعری ،اشرف،فیصل آباد لائل پور تاریخ کے آئینے میں،مظہر پبلی کیشنز،۲۰۱۳ء،ص۵۳ [↑](#endnote-ref-1)
2. ایضاً،ص۴۶ [↑](#endnote-ref-2)
3. سندھو، لیاقت علی، کھوج،طہ پبلیکشنز لاھور،۲۰۱۱ء،ص۱۰۶ [↑](#endnote-ref-3)
4. اشرف اشعری،فیصل آباد، تاریخ کے آئینے میں،ص۷۶ [↑](#endnote-ref-4)
5. اسحاق بھٹی،مولانا،کاروانِ سلف،مکتبہ اسلامیہ،فیصل آباد ۱۹۹۹ء،ص۱۳۶۔۱۳۷ [↑](#endnote-ref-5)
6. ملک اشفاق،تاریخ لائل پور، پیس بکس فیصل آباد،۲۰۱۷ءص۷۰ [↑](#endnote-ref-6)
7. ریکارڈ رجسٹر،ڈسٹرکٹ آفیسر، ضلع کونسل، فیصل آباد [↑](#endnote-ref-7)
8. ڈوگر ،محمد انور، ساندل بار،فیصل آباد تک،بحوالہ اسلامی انسائیکلوپیڈیا،۱۹۹۳ء [↑](#endnote-ref-8)
9. غلام جعفر ،مفتی مترجم،ارشادات جناح،ادبستان لاہور، س ن ،ص۱۹۶ [↑](#endnote-ref-9)
10. Muhammad Zaigham, pasha, History of Faisalabad, Kitab Markaz, Faisalabad,1999,P-141 [↑](#endnote-ref-10)
11. غزالی، احمد ،ساندل بار،فیروز سنز لاہور،۱۹۹۹ء،ص۱۳۳ [↑](#endnote-ref-11)
12. اشرف اشعری،فیصل آباد، تاریخ کے آئینے میں،ص۱۴۳ [↑](#endnote-ref-12)
13. اشعری ،اشرف،فیصل آباد لائل پور تاریخ کے آئینے میں [↑](#endnote-ref-13)
14. ملک اشفاق ،تاریخ لائل پور،ص۸۱ [↑](#endnote-ref-14)
15. اشعری ،اشرف،فیصل آباد لائل پور تاریخ کے آئینے میں،ص۱۷۲ [↑](#endnote-ref-15)
16. اشعری ،اشرف،فیصل آباد لائل پور تاریخ کے آئینے میں،مظہر پبلی کیشنز، ۲۰۱۳،ص ۱۷۳ [↑](#endnote-ref-16)
17. اشعری ،اشرف،فیصل آباد لائل پور تاریخ کے آئینے میں،مظہر پبلی کیشنز، ۲۰۱۳،ص۲۴۰۔۲۴۲ [↑](#endnote-ref-17)
18. اشعری ،اشرف،فیصل آباد لائل پور تاریخ کے آئینے میں،مظہر پبلی کیشنز، ۲۰۱۳،ص۲۴۳ [↑](#endnote-ref-18)
19. مفتی غلام جعفر ،ارشادات جناح، ص۱۹۶ [↑](#endnote-ref-19)
20. ا یضا،ص۲۶۶ [↑](#endnote-ref-20)
21. اشعری ،اشرف،فیصل آباد لائل پور تاریخ کے آئینے میں،مظہر پبلی کیشنز، ۲۰۱۳،ص ۲۶۳۔۲۶۴ [↑](#endnote-ref-21)
22. لیاقت علی سندھو، کھوج،ص۱۲۷۔۱۲۸ [↑](#endnote-ref-22)
23. اشرف اشعری، لائل پور تاریخ کے آئینے میں ،ص۵۰۸۔۵۱۲ [↑](#endnote-ref-23)
24. اشرف اشعری، لائل پور تاریخ کے آئینے میں ،ص ۵۲۱ [↑](#endnote-ref-24)
25. مولانا احمد رضا بجنوری ،تاریخ مفسرین ومحدثین، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان،۱۴۳۳ھ،ص۵۸۶ [↑](#endnote-ref-25)
26. مولانا احمد رضا بجنوری ،تاریخ مفسرین ومحدثین، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان،۱۴۳۳ھ،ص۵۸۶ [↑](#endnote-ref-26)
27. حافظ محمد اکبر شاہ بخاری،پچاس جلیل القدر علماء، المیزان و ناشران وتاجران کتب لاہور،۲۰۰۶ءص۲۲۶۔۲۲۷ [↑](#endnote-ref-27)
28. www.urdu majalis.net/threads/12056 [↑](#endnote-ref-28)
29. اشرف اشعری، لائل پور تاریخ کے آئینے میں ،مظہر پبلیکیشنز،۲۰۱۳ء،ص۲۶۶ [↑](#endnote-ref-29)
30. ڈاکٹر قاری محمد طاہر، عائلی قوانین اور پاکستانی سیاست،جنگ پبلیشرز،لاہور،۱۹۹۹ء [↑](#endnote-ref-30)
31. غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر، اُردو شاعری کا سیاسی و سماجی پس منظر، لاہور: جامعہ پنجاب، ۱۹۴۴ء، ص۲۲۷ [↑](#endnote-ref-31)
32. ماہنامہ آہنگ ‘ ‘ کراچی ۔ڈرامہ نمبر ، جون جولائی 2006 ء [↑](#endnote-ref-32)
33. روز نامہ عوام جلد نمبر 1 5 شمارہ نمبر 180-14اگست 1997 ء [↑](#endnote-ref-33)
34. صد سالہ نمبر، جامعہ پنجاب 1972 ء [↑](#endnote-ref-34)
35. خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر، اُردو میں قطعہ نگاری، لاہور: منیب بک ڈپو، ۱۹۷۷ء، ص۲ [↑](#endnote-ref-35)
36. مسعود حسن رضوی، سید، ڈاکٹر، شہر آشوب، مشمولہ: نقوش، شمارہ، لاہور، ۲۰۱۲ءمئی ۱۹۶۵ء [↑](#endnote-ref-36)
37. ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر، لکھنؤ کا دبستان شاعری، لاہور: اُردو مرکز، ۱۹۵۵ء، ص۶۶۹ [↑](#endnote-ref-37)
38. شہاب الدین دسنوی، سید جامع اُردو لغات، جہلم: بک کارنر، س ن، ص۹۳۳ [↑](#endnote-ref-38)
39. ریاض مجید، ڈاکٹر، اُردو میں نعت گوئی، لاہور: اقبال اکادمی، ۱۹۹۰ء، ص۲ [↑](#endnote-ref-39)
40. رفیع الدین اشفاق، ڈاکٹر، اُردو میں نعتیہ شاعری، کراچی: اُردو اکیڈمی، ۱۹۷۶ء، ص۱۱۵ [↑](#endnote-ref-40)
41. ابوالاعجاز حفیظ صدیقی، کشاف تنقیدی اصطلاحات،ص۱۴۳ [↑](#endnote-ref-41)
42. خواجہ محمد زکریا، اُردو کی قدیم اصناف نثر، لاہور: لاہور اکیڈمی، س ن، ص۳ [↑](#endnote-ref-42)
43. سلام سندیلوی، ڈاکٹر، اُردو رباعیات، لکھنؤ: نسیم بک ڈپو، ۱۹۶۳ء، ص۶۶۴۔۶۶۷ [↑](#endnote-ref-43)
44. غلام حسین ذوالفقار، ڈاکٹر، اُردو شاعری کا سیاسی و سماجی پس منظر، لاہور: جامعہ پنجاب، ۱۹۴۴ء، ص۲۲۷ [↑](#endnote-ref-44)